عنوان	آس (کسی کے لوٹ آنے کی)
لکھاری	موناخان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل " اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

آس (کسی کے لوٹ آنے کی)

مونا خان کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

"تم یہاں روز کیوں آتے ہو"۔۔۔روز کی طرح قبرستان میں مجھے دیکھ کر پوچھ رہی تھی

۔۔

"وہ روز میرے خواب میں آتی ہے کیا میں اسکی قبر پر نہیں آسکتا"۔۔۔میں ویسے ہی سپاٹ سا چہرا لیے بولا۔۔۔ہنسنا رونا زندگی کا کوئی تاثر میرے چہرے پر نہیں ہوا کرتا تھا۔۔

"وہ جاچکی ہے۔۔۔اسے بھول کر نئی زندگی شروع کرو"۔۔۔

"میں جانتا ہوں وہ مر چکی ہے وہ دوبارہ کبھی پلٹ کر نہیں آئے گی۔۔۔مگر میں اسکا انتظار آخری دم تک کرتا رہوں گا۔۔۔اگلے جہان وہ مجھے ملے گی تو میں اسے بتاوں گا کے مجھے اس سے کتنی محبت تھی اسکے بغیر کتنا تڑپا ہوں میں"۔۔۔

درد ہی درد صرف درد بستا تھا میرے الفاظوں میں۔۔

"ایسا کیا تھا اسمیں جو تم یوں دیوانے ہوئے پھرتے ہو؟؟"۔۔اسنے جھنجھلا کر مجھ سے پوچھا۔۔۔

شاید وہ میری ضد کے آگے بے بس ہونے لگی تھی۔۔۔

میں نے سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔جیسے کہہ رہا ہوں تم تو جانتی ہی نہیں وہ

میرے لیے کیا تھی۔۔پھر جب میں بولا تو آواز میں نمی سی گھلی تھی۔۔۔۔

"وہ خود مر رہی تھی مگر مجھ جیسے لڑکے کو جینا سیکھا گئی۔۔اس جیسا کوئی اور نہیں تھا

۔۔آپ نہیں سمجھ سکتی وہ میرے لیے کیا تھی۔۔۔بس سمجھ لیجئے وہ میری روح تھی

۔۔۔اب میں سانس لے رہا ہوں مگر زندہ نہیں ہوں"۔۔۔

میں نے بے بسی سے گردن جھکالی جیسے کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔۔۔سوال کرنے والی لڑکی

واپس پلٹ گئی۔۔اسکے پاس پوچھنے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔۔

بس ایک گہرا سناٹا تھا جو میرے گرد بسا تھا۔۔اور کچھ یادیں۔۔۔جنکے سہارے میں زندہ

ہوں۔۔

میرا نام بلال ہے۔۔ایک بے وقوف سا لڑکا۔۔۔

ہاں وہ مجھے بے وقوف ہی بلاتی تھی۔۔۔

سچ ہی بلاتی تھی میں سچ میں بہت بے قوف ہوا کرتا تھا شاید اب بھی ہوں۔۔۔مگر پہلے سے

تھوڑا کم۔۔۔اگر جیاء یہاں ہوتی تو لازمی میری بات پر کھنکھلا کے ہنس دیتی۔۔۔

وہ تھی ہی ایسی۔۔۔بے فکر سب سے بے نیاز دنیا کو اپنی ٹھوکر میں رکھنے والی۔۔۔

کچھ لوگوں کو اللہ نے پارس بنایا ہوتا ہے جس کو چھوتے ہیں سونا کر دیتے ہیں۔۔۔جیاء بھی میری زندگی کا وہ پارس تھی جس نے مجھے جینا سیکھا دیا۔۔۔

ویسے تو مجھے اپنی زندگی میں بہت سے انسان ملے مگر جیاء جیسا کوئی نہیں تھا۔۔۔اسکا فقط مل جانا ہی میری تقدیر کر بند دروازے کھول گیا تھا۔۔۔

پتہ نہیں وہ میری زندگی میں بہار لائی تھی یا وہ خود بہار تھی۔۔مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اگر وہ نہ ہوتی تو میں بھی نہ ہوتا۔۔۔

آج بھی اس ہوئی پہلی ملاقات اسرے نو یاد ہے مجھے۔۔۔

وہ گرمیوں کی ایک تپتی دوپہر تھی۔۔۔سورج سوا نیزے پر معلوم ہوتا تھا۔۔پیدل چلنے والے پسینے سے شرابور تھے۔۔میں بھی اس مصروف شاہراہ پر اکتایا ہوا چلتا جا رہا تھا۔۔۔

"وقت اور حالات سب کے لیے مختلف ہوتے ہیں۔۔کوئی پیدل چلتا ہے کھانا ہضم کرنے کے لیے اور کوئی چلتا ہے اسی کھانے کی تلاش میں"۔۔۔

میں بھی رزق حلال کی تلاش میں مارا مارا پھرتا تھا۔۔۔نہ جانے کتنے اداروں کے چکر کاٹ چکا تھا۔۔۔مگر کہیں سے کوئی نوکری نہیں ملی تھی۔۔پہلی بات تو میں غریب تھا ۔۔میرے پاس نہ رشوت تھی نہ شفارش۔۔

دوسری بات میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں تھا ایف ایس سی کی ڈگری آج کل کسی کام کی نہیں تھی۔۔۔ مجبوراً اب مجھے کالج میں داخلہ لینا پڑ گیا تھا۔۔

"چلو بی ایس سی کر کے ہی کہیں جاب مل جائے"۔۔اماں نے منتوں سے آج مجھے کالج بھیجا تھا۔۔۔ورنہ میں جانتا تھا کے پاکستان میں پی ایچ ڈی ویلے گھوم رہے ہیں میں گرائیجوایشن کر کے بھی کیا اکھاڑ لوں گا۔۔

۔مگر اماں کی ضد دیکھتے ہوئے میں نے ہار مان لی۔۔۔

صبح کے وقت میں ایک ڈھابے پر ناشتہ بنانے کا کام کرتا تھا اس لیے سیکنڈ شفٹ میں داخلہ لیا تھا۔۔۔ مگر اب دھوپ میں چلتے ہوئے مجھے احساس ہو رہا تھا کے یہ ایک بڑی غلطی تھی۔۔۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔ سر جھٹکتا میں بس اسٹاپ پر جا کھڑا ہوا ۔۔اس چھجے تلے میرے جیسے ہی کچھ دھوپ سے بچنے کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

میں بہت ہی غیر معمولی شکل صورت کا مالک تھا۔۔اوپر سے میرا لباس۔۔وہی کوٹ پینٹ جو پچھلے تین سالوں سے پہن رہا تھا آج بھی وہی پہن رکھی تھی۔۔۔ بار بار دھلائی کی وجہ سے اسکا رنگ بھی سیاہ سے گرے ہو چکا تھا۔۔۔

پاوں میں پرانے گھسے سے کینوس جوتے تھے جو اماں جانے کیسے لنڈے سے ڈھونڈ لائے تھے۔۔ورنہ میں اتنا دبلا تھا کے میرے سائز کے جوتے ملنا مشکل ہی ہو جاتا تھا۔۔
(مگر ماں تو ماں ہوتی ہے وہ تو جہنم سے بھی اپنے بچوں کے راحت نکال لیتی ہے) میری ماں بھی مجھے غم کی آگ سے بچا کر رکھتی تھی۔۔۔
بس رکی تو میرے ساتھ چند مسافر بس میں سوار ہوئے۔میں سب سے پہلے چڑھا تھا اس لیے ایک سیٹ خالی مل گئی تھی۔۔میں آرام سے اس پر بیٹھا۔۔ساتھ والی سیٹ پر کوئی لڑکی تھی۔۔۔جسنے چہرے کو کھڑکی کی جانب موڑ رکھا تھا۔۔۔اس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔۔۔بھورے بال کھلے تھے اور دونوں شانوں سے نیچے کی جانب آتے تھے ۔۔ایک ہاتھ گود میں تھا تو دوسرا تھوڑی کے نیچے دبائے وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی ۔۔۔یقیناً کہیں کھوئی تھی ورنہ میرے بیٹھنے کا نوٹس لیتی۔۔۔
میں نے ماتھے سے پسینہ پوچھنتے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی ۔۔۔پھر ہاتھ میں پکڑی کتابیں گود میں رکھتے اپنا سر سیٹ ٹکالیا۔۔۔کالج جانے میں بس بیس منٹ لگاتی تھی ۔۔۔میں آرام سے اپنے بارے میں سوچ سکتا تھا۔۔۔
ہم پیدائشی غریب نہیں تھے۔۔۔میرے ابو کا ایک بہت بڑا کاروبار تھا۔۔۔انکے ہوتے

میں نے زندگی میں کبھی تنگی نہیں دیکھی تھی مگر انکی اچانک موت نے مجھ پر اور میری ماں پر دکھوں کے پہاڑ توڑ دیئے تھے ۔۔۔باپ کا صدمہ ہی ایسا تھا کے میں اپنے حواس کھو بیٹھا تھا اور اسی کا فائدہ اٹھاتے سارا کاروبار تایا نے ہتھیا لیا تھا۔۔۔وہی کسی فلم کی پرانی کہانی۔۔۔مگر یہ فلم یہیں تک تھی یہاں سے آگے تلخ حقیقت شروع ہو چکی تھی ۔۔۔ہم دونوں ماں بیٹے کو گھر سے سڑک پر لا پٹخا جا چکا تھا تھا۔۔۔

وہ دن مشکل ترین دنوں میں سے تھے۔۔۔میری بیوہ ماں مجھے لیے ایک کرائے کے مکان میں آ بسیں تھیں۔۔۔شروعات میں تو کوئی مسلئہ نہیں ہوا کیوں کے اماں کے پاس کافی زیور تھا جس سے گزارا چلتا رہا۔۔۔

مگر زندگی کا پہاڑ سر کرنا کب آسان تھا۔۔۔اماں کے زیور ختم ہوتے ہی روٹی کے لالے پڑ گئے۔۔۔

اور پھر ایک دن وہ بھی آیا جب میری اماں اپنا اور میرا پیٹ پالنے کے لیے مالک مکان کے ہاں ملازمہ بن گئی۔۔۔مالک مکان کچھ خدا ترس آدمی تھا۔۔اسنے ہی مجھے ایف اے تک پڑوایا تھا۔۔۔مگر اسکے مرنے کے بعد اسکی بیوی نے ہاتھ تنگ کر لیا۔۔۔

اسی وجہ سے میں کسی نوکری کی تلاش میں تھا۔۔۔بہت کوشش کے بعد ایک ڈھابے پر

مجھے پراٹھے بنانے کا کام ملا تھا مگر میں اتنا نہیں کما سکتا تھا کے اہنی بوڑھی ہو چکی ماں کو آرام سے بیٹھ کے کھلا سکے۔۔۔

اور اماں بھی کہاں مجھے مزید کام کرنے دے رہیں تھیں انکا ایک ہی خواب تھا کے میں کسی طرح پڑھ کر بڑا افسر لگ جاوں ۔۔۔

میں انکے بھولے خواب پے دل ہی مسکرا دیتا تھا۔۔

پاکستان میں غریب کا افسر لگ جانا ایک دیوانے کا خواب تھا۔۔اور میں یہ خواب دیکھتا ہی نہیں تھا۔۔۔یہ صرف ناولز اور فلموں میں ہی ہوتا تھا کے غریب گھر سے نکل کر کوئی افسر لگ جائے۔۔۔اصل زندگی میں غریب غریب ہی رہتا ہے اور غریب ہی مر جاتا ہے کسی گمنام قبر میں۔۔۔جس پر کتبا بھی بڑی مشکل سے لگ پاتا ہے۔۔۔۔

ابے اٹھ یہاں سے" کسی کی بھاری آواز پر میرے خیالوں کا تسلسل ٹوٹا تھا میں گھبرا کے اوپر کی جانب مڑا۔۔۔ایک خوبرو ہٹا کٹا نوجوان میرے سر پر کھڑا مجھے ہی سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

"اٹھو یہاں سے۔۔۔مجھے یہاں بیٹھنا ہے اٹھو شاباش"۔۔۔میرے گھورنے پے وہ پھر

سے گویا ہوا۔۔آواز میں سختی تھی بس میں دیگر لوگ مڑ کر ہمیں دیکھنے لگے تھے۔۔۔مگر میرے ساتھ بیٹھی لڑکی زرا سی بھی نہیں پلٹی تھی۔۔۔

"میں کیوں اٹھوں؟؟"میں نے لڑکے کے کسرتی بازو دیکھتے مری سی آواز میں پوچھا تھا ۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا میرے چہرے کے نزدیک جھکا۔۔۔میرے کندھے پر زور سے ہاتھ رکھا تو میں پوری جان سے لرز گیا۔۔۔

"اتنی خوبصورت لڑکی پہلو میں تم جیسا لنگورا چھا نہیں لگتا۔۔۔اس لیے آرام سے اٹھ جاو ورنہ"۔۔۔اسنے وارننگ دیتے لہجے میں دھمکایا تو میرے کے پسینے چھوٹ گئے۔۔۔ایک نظر مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔وہ اب بھی دوسری جانب مڑی تھی۔۔۔ تھوک نگلتے میں نے اپنی کتابیں تھامی۔۔۔وہ دوبارہ کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔اسکی حرکتوں سے صاف واضح تھا اگر میں وہاں سے نہیں اٹھا تو دھلائی پکی۔۔۔اور میں بے چارہ تو اسکے ایک ہی پنچ میں ڈھیر ہو جانا تھا...اسلیے میں نے اٹھ جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔

مگر جیسے ہی میں اٹھا کسی نے پوری قوت سے میرا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ سیٹ پر بیٹھا دیا تھا ۔۔۔میں حیرت کے شدید جھٹکے سے ہڑ بڑا کے اس سمت مڑا۔۔۔

وہ لڑکی اب اس طرف مڑ چکی تھی۔۔۔میرا ہاتھ بھی اسنے ہی کھینچا تھا۔۔۔میں جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا۔۔

"آآآپپپ نے میرا ہاتھ"۔۔۔میں بے چارا پہلے کیا ڈرا تھا اب تو میری آواز ہی بند ہوگئی ۔۔۔

"تم بیٹھو یہاں"۔۔۔وہ پہلی بار بولی۔۔۔(کوئی اتنا خوبصورت کیسے بول سکتا۔۔کیا اس سے خوبصورت آواز بھی کسی کی ہوسکتی تھی)میں ہونق بنا اسے دیکھتا رہا۔۔۔

"ہاں جی تو یہ کیوں اٹھے یہاں سے"۔۔۔یہ سوال اسنے اس لڑکے سے پوچھا تھا جو مجھے اٹھنے کے لیے بول رہا تھا۔۔۔

"تم کیا سمجھتے ہو جو کہو گے سب کرتے چلے جاہیں گے ۔۔۔یہ یہاں سے نہیں اٹھے گا ۔۔کیا کرلو گئے ؟؟وہ اس قدر غصے میں تھی اسکے گلال گلابی پڑنے لگے تھے۔۔۔اس کی جرات دیکھتے سب ہی مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ لڑکا بھی اب کافی گھبرا گیا تھا۔۔۔وہ تو اسے چھوئی موئی سمجھ رہا تھا وہ تو پھولن دیوی نکلی تھی۔۔۔

"وہ وہ تو میں ایسے ہی"۔۔۔وہ سچ مچ ممنا کے رہ گیا۔۔۔

"چپ"!!!

اسکے چپ کہنے پر بس میں سناٹا چھا گیا۔۔۔میں مزید سہم کر اسے دیکھنے لگا اسکے سرخ نازک لب ہلتے ہوئے بہت اچھے لگتے تھے۔۔۔

"سخت نفرت ہے مجھے ایسے لوگوں سے جو غلط کاموں کی واضحت دیتے ہیں۔۔۔نکلو یہاں سے دوبارہ دکھ مت جانا"۔۔۔اسنے انگلی اٹھائے اسے وارن کیا۔۔۔وہ لڑکا اپنا سا منہ لے کے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔کہیں لوگ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی چھپانے لگے۔۔۔میں اسکی بہادری کا اسی وقت قائل ہو گیا تھا۔۔۔

"کیا؟؟ کیا ڈرامہ لگا ہے جو سب گھور رہے ہو۔۔۔کام کرو اپنا سب، بزدل لوگ" ۔۔۔باقی سب کو لتاڑتے وہ ہونہہ کرتے سیٹ پر بیٹھی۔۔۔مجھے تو سب ایک خواب جیسا لگ رہا تھا کوئی میرے لیے لڑا تھا۔۔۔یہ کیسے ہو گیا؟؟

"تھینک یو جی"میں نے ممنونیت سے مسکراہٹ سجاتے اسے کہا ہی تھا کہ وہ بل کھا میری جانب مڑی تھی۔۔۔

"اوہ تو زبان ہے تمہارے منہ میں۔۔۔مجھے لگا گونگے ہو جو بولنا نہیں آتا"۔۔۔یہ طنز تھا یا تعریف میں سمجھ نہیں پایا

" مممم میں تو!!!"میں ایک بار پھر سہم گیا۔۔

" بکری کی طرح ممنانے والے مجھے زہر لگتے ہیں۔۔۔مرد ہو تم۔۔۔اپنی خفاظت نہیں کر سکتے تو اپنے سے جڑے لوگوں کی کیسے کرو گے۔۔۔یہ دنیا حق دیتی نہیں چھیننا پڑتا ہے ۔۔۔ایڈیٹ" !!

اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"میں تو بس آپ کو تھینک یو بول رہا تھا۔۔۔آپ نے مجھے بچایا"۔۔۔میں روہنسا ہو گیا ۔۔۔

"لو جی خوش فہمی چیک کرو میں نے تمہیں نہیں خود کو بچایا ہے ۔۔آیا بڑا"!!!

بڑبڑاتی وہ دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔میں بے وقوف سمجھ نہیں پایا کے وہ مجھ پر غصہ ہو کیوں رہی ہے ؟۔۔

باقی سارے رستے میں چپکے چپکے اسے ہی دیکھتا آیا تھا اسنے دوبارہ بات نہیں کی تھی ۔۔۔مگر وہ اسی اسٹاپ پر اتری تھی جس پر میں نے اترنا تھا۔۔سب سے اچھی بات وہ بھی کالج میں گئی تھی جس میں،میں جارہا تھا۔۔۔

کمال کی خوداعتمادی تھی اسکی چال میں جیسے دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھتی تھی۔۔۔

میں اسے گیٹ سے اندر جاتے دیکھتا رہا ۔۔۔ وہ گیٹ پر رکی بیگ سے اسٹوڈینٹ آئی ڈی نکال کر پیون کو دیکھایا۔۔اور پھر جب بیگ میں ڈالنے لگی تو ساہیڈ سے نیچے گر گیا۔۔۔ میں جب تک اس تک آیا وہ آگے نکل چکی تھی۔۔۔میں نے اپنا آئی کارڈ دیکھاتے اسکا کارڈ بھی اٹھالیا۔۔گیٹ سے اندر آتے اسے الٹ پلٹ کے دیکھا۔۔

اسکی ایک چھوٹی تصویر کے ساتھ اسکا نام لکھا تھا۔۔۔

ساتھ اسکی کلاس کی ساری تفصیل لکھی تھی۔۔۔میں نے آئی ڈی جیب میں ڈال دیا ۔۔۔اب میں اسے آرام سے ڈھونڈ سکتا تھا۔۔۔

"سنیں جی"۔۔وہ جب اپنی کلاس سے نکل رہی تھی جب تب میں نے اس پکارا تھا.۔۔ کافی ڈھونڈنے کے بعد آخرکار کلاس مل ہی گئی تھی۔۔۔۔۔وہ پہلے رکی مجھے دیکھ حیران ہوئی جب مجھے پہچانا تو بھڑک کر مجھ تک آئی۔۔۔سارے اسٹوڈینٹ ساتھ گزرتے باہر نکل رہے تھے۔۔

"تم پھر آ گئے کیا پیچھا کر رہے ہو میرا" وہ آنکھیں سکوڑ کر مجھے کچا کھا جانے کے چکر میں

تھی۔۔۔

"نن نہیں جہاں آراء جی میں تو بس آپکا کارڈ دینے آیا تھا"۔۔۔میں حسب عادت گھبرا گیا اسکے کارڈ آگے کرتے میرے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

جہاں آراء نے بل کھا کر پہلے مجھے پھر کارڈ کو دیکھا اور پھر گہری سانس لیتے جیسے بہت کچھ ضبط کیا۔۔۔ کارڈ میرے ہاتھ جھپٹا۔۔۔

"خبردار مجھے جہاں آراء بولا تو۔۔۔میرا نام جیاء ہے"۔۔۔مجھے وارن کر کے کاڈ ربیگ میں ڈالا اور آگے چلنے لگی۔۔۔

"مگر آپ کے کارڈ پر تو جہاں آراء لکھا ہے"۔۔۔عادت سے مجبور میری زبان بے اختیار پھسلی وہ یک دم رکی اور پلٹ کر خونخوار نظروں سے پھر مجھے گھورا۔۔۔

"یو ایڈیٹ ،میں نے کیا کہا ہے؟؟؟ میرا نام جیا ہے۔۔۔دوبارہ یہ نام لیا تو منہ توڑ دوں گی"۔۔۔

"مگر کیوں؟؟؟"

"مجھے یہ نام نہیں پسند۔۔۔ شکل دیکھو میری۔۔ کیا میں تمہیں جہاں آراء لگتی ہوں؟؟

۔۔ میرا نام سونیا، سارا، الیزا ایسا ہونا چاہیے تھا۔۔ مگر میری اماں نے کیا رکھ دیا جہاں آراء!!"۔۔۔

وہ بڑبڑاتی تیز چل رہی تھی۔۔۔ میں اسکی باتوں پر مسکراتا اسکے ساتھ بھاگ رہا تھا۔۔۔

"مجھے تو اچھا لگا آپ کا نام۔۔۔ جہاں آراء خوبصورت نام ہے" ہم کیفے کے باہر آ رکے ۔۔۔اس بار وہ تحمل سے میری جانب گھومی۔۔۔ زرا پاس آئی اور چبا چبا کر بولی۔۔

"ایک آخری بار بول رہی ہوں ایڈیٹ دوبارہ مجھے جہاں آراء مت بولنا ہے۔۔۔ یہاں کسی کو میرا یہ نام نہیں پتہ۔۔ سب مجھے جیاء کہتے ہیں۔۔۔ اگر تم نے کسی کو بتایا کے میرا نام جہاں آراء ہے تو پٹو گے میرے ہاتھ سے""۔۔۔

ہونہہ کرتی وہ کیفے کے دروازے سے اندر چلی گئی میرے لیے ایک لمحہ شاک کا گزرا مگر اگلے ہی لمحے اسکی باتوں میں بمشکل امنڈتی ہنسی روکی تھی۔۔۔ سچ میں وہ سب الگ تھی۔۔۔ یا پھر پاگل تھی۔۔

اگلے چند دن میں اسی کے آگے پیچھے بھاگتا رہا تھا۔۔۔ وہ حد درجہ روڈ اور سخت مزاج تھی

۔۔۔کالج میں کوئی اس بات نہیں کرتا تھا۔۔یا یوں کہہ لیں کے وہ کسی کو بات کرنے ہی نہیں دیتی تھی۔۔۔مجھے تو وہ بہت اچھی لگی تھی جس طرح وہ اپنے مسائل خود حل کرتی تھی بہت کم لڑکیاں ایسے کر سکتیں تھیں۔۔۔

اسے فرق نہیں پڑتا تھا کوئی اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہے وہ بس اپنی مرضی کرتی تھی ۔۔ ظلم اور ناانصافی کے خلاف وہ اکیلے کھڑے ہو سکتی تھی۔۔۔انہی دنوں کالج کے ایک فریشر لڑکے کو جب سینیرز نے سر کے بال نہ کاٹنے پر مارا تھا۔۔۔تب اسنے ہی ان سب لڑکوں کو کالج سے نکلوایا تھا۔۔۔

بہت عرصے بعد مجھے معلوم ہوا تھا کے وہ کالج کے ٹرسٹی کی بیٹی ہے۔۔۔مگر تب تک مجھے اس سے تھوڑا بہت برداشت کرنا سیکھ چکی تھی۔۔۔شاید اسے بھی میں پسند آیا تھا ۔۔۔ایسا خیال میرا تھا۔۔۔

اسکا آنا میرے لیے بہت اچھا ثابت ہوا تھا میں زندگی سے بے زار رہنے والا مجھے جینے کی وجہ مل گئی تھی۔۔۔

شاید میرے دکھوں کا اختتام تھا مگر ابھی قسمت میں کچھ امتحان اور بھی لکھے تھے۔۔۔جنکا مجھے اندازہ تک نہیں تھا۔۔۔

ٹاقسم اسکوائر پر معمول کا رش تھا۔۔۔بہت دنوں بعد استنبول میں سورج نے اپنا چہرا دیکھایا تھا ہر چیز نکھری نکھری سی تھی۔۔۔ایسے میں فٹ پاتھ پر وہ دو لڑکیاں چلتی جا رہیں تھیں ۔۔۔دونوں نے بڑے کوٹ پہنے تھے مفلر گلے میں لپیٹ رکھے تھے۔۔۔ایک کے بال کھلے تھے اور دوسری کے اونچی پونی میں بندھے تھے۔۔۔

"آر یو شیور تمہیں یہ کرنا ہے۔"پونی والی لڑکی نے آگے چلتی لڑکی سے پوچھا تھا۔۔۔

"میں شیور ہوں حبہ۔۔مجھے یہ کرنا ہے"۔۔وہ پلٹ کے تحمل سے بولی۔۔اسکے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی فائل تھی۔۔دھوپ اسکے چہرے پر پڑنے لگی تھی۔۔۔نازک سراپہ اور مڑی ہوئی گھنی پلکیں۔۔وہ مومی گڑیا لگا کرتی تھی۔۔۔

"مگر آرو پاکستان جانا ضروری ہے" حبہ قدرے پریشان تھی۔۔۔اچانک سے اسکا پاکستان جانا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا ۔۔۔

"ضروری ہے حبہ۔۔میں مرنے سے پہلے یہ کام کرنا چاہتی ہوں"۔۔فاہل پر نظریں ٹکائے وہ مسکرا کر بولی مگر لہجے میں افسوس بھرا تھا۔۔

"مریں تمہارے دشمن۔۔۔کیوں فضول بولتی ہو"۔۔۔حبہ کی آواز بھرا گئی ۔۔

"سوچ لو پھر تم نے سب سے پہلے مر جانا ہے"۔۔ پلکیں اٹھاتی شرارت سے بولی۔۔۔بس ایک منٹ میں وہ واپس وہی بن گئی لاپرواہ۔۔دل چھو لینے والی۔۔۔

"ایک نمبر کی بدتمیز ہو تم"۔۔۔حبہ نے اسے گھورتے ایک دھموکہ بھی جڑا۔۔۔

"دیکھا میں نے سچ کہا تھا۔۔۔میری دشمن تم ہی ہو"۔۔۔وہ بازو سہلاتی جل کر بولی ۔ تھوڑی دیر میں ایک بس انکے سامنے آر کی تھی ترکی کی مشہور گورسل بس۔۔۔وہ دونوں اس پر سوار ہوہیں ۔۔انہیں پاکستانی MBC جانا تھا۔۔۔

میری زندگی کبھی بھی متوازن نہیں چلی تھی۔۔۔ تھوڑے دن آرام سے کٹ بھی جاہیں تو اگلے روز مصیبتوں کے پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑتے تھے۔۔۔وہ صبح بھی ویسی ہی تھی جب میں تھکان کی وجہ سے ڈھابے پے لیٹ پہنچا تھا۔۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے پڑھائی کا بوجھ زیادہ تھا۔۔اور اسے صبح اٹھنے میں دیر ہو جاتی تھی ۔۔۔دو تین دن تو مالک نے کچھ نہیں کہا

مگر آج وہ میرے آتے ہی بھڑک گیا تھا۔۔

"دیکھو میاں کام کرنا ہے تو بتا دو ورنہ میرے پاس بہت سے لوگ ہی جو نوکری کے لیے دن رات چکر لگاتے ہیں"۔۔۔ نفرت سے ہنکار بھرتے وہ اپنی مونچھ کو تاو بھی دے رہا تھا ۔۔۔

"معاف کر دیں مالک اصل میں کالج کام بہت زیادہ ہے رات دیر تک پڑھنا ہوتا ہے ۔۔اس لیے آنکھ نہیں کھلتی"۔۔۔میں نے جھکی گردن اور شرمندگی کے ساتھ وضاحت دی ۔۔۔

"اوہ تو پڑھتے ہو؟؟ اسنے چند لمحے مجھے سوالیہ نظروں سے گھورا۔۔۔ میرا سر بے اختیار ہاں میں ہلا۔۔۔

اسکی نظریں بتاتیں تھیں کے میرا پڑھنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم پڑھو گھر بیٹھ کے دوبارہ کام پر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ باہر سے اپنا حساب لیتے جاو"۔۔وہی ہوا جسکا ڈر تھا وہ مزید بھڑک کے کہتا چلا گیا اور میں ایک بار پھر سناٹوں میں گھرا رہ گیا۔۔۔

میں نے لاکھ منتیں کیں واسطے دیے مگر اسنے ایک نہ سنی۔۔ گھنٹوں وہاں باہر بیٹھ کے روتا

رہا مگر مالک پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔حساب کے نام پر دو ہزار روپے میرے آگے پھینک کر منشی بھی چلتا بنا۔۔۔

سب ختم ہو گیا میں نے قمیص کی آستین اپنے گال رگڑ کر صاف کیے۔۔پیسے اٹھائے اور گھر آ گیا۔۔مگر ستم ظریفی تو یہ تھی کے وہاں الگ مصیبت پہلے سے میرے لیے تیار کھڑی تھی۔۔۔

گھر کے مالک کی بیوی کرایہ مانگنے آ پہنچی تھی۔۔۔جو پچھلے دو ماہ سے ہم جمع نہیں کروا سکے تھے اماں کی تنخواہ میری فیس بھرنے میں صرف ہو چکی تھی۔۔۔میری سمجھ میں کچھ نہ آیا تو ڈھابے سے ملے پیسے اسے فل حال دے کر جان چھڑائی۔۔۔

"دس دن ہیں اگر کرایہ نہ دیا تو کہیں اور ڈھونڈ لینا مکان"۔۔۔نخوت سے سر جھٹکتی وہ ہمیں بے آسرا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔اماں نے کچھ نہیں کہا مگر انکے چہرے ہر بے بسی میں صاف دیکھ سکتا تھا۔۔۔انکی طبیعت بھی خراب تھی۔۔۔ڈاکٹر کے پاس جانے کے پیسے اب میرے پاس نہیں بچے تھے۔۔۔ہر طرف سے راستہ بند ہوتا جارہا تھا۔۔۔مجھے ہر آس ہر امید ٹوٹتی دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔ذہنی تناو نے مجھے جھنجھوڑ کے رکھ دیا تھا ۔۔۔پچھلے چند دنوں کی مثبت سوچوں پر پھر سے وہی منفی سوچیں مرتب ہونے لگیں

۔۔۔

میں اس قدر تنگ آیا کے خودکشی کرنے شہر کے ایک بڑے پل پر آ کھڑا ہوا۔۔۔

"ساری مصیبتوں کی جڑ میں ہوں۔۔۔میں چلا گیا تو شاید اماں پر وہ سنگدل عورت رحم کھالے"۔۔۔یہ آخری سوچ تھی جو میں نے سوچی تھی۔۔لوہے کے ڈنڈوں پر دباو ڈالتے جب میں نے اوپر ہونا چاہا تب ہی مجھے کچھ سنائی دیا۔۔

"مرنے کا شوق ہے تو زہر کھالو۔۔۔پانی مت گندا کرو" ۔۔۔

جان پہچانی آواز۔۔۔میں کرنٹ کھا اس کی جانب پلٹا۔۔"جیاء!!!۔۔۔بے اختیار میرے منہ سے نکلا تھا۔۔۔وہ تھوڑی دوری پر کھڑی تھی۔۔۔بازو پل کے بارڈر پر رکھے دور اندھیرے میں چمکتی روشنی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ کو اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا کے میں خودکشی کر رہا ہوں پانی کے گندا ہونے کا ڈر ہے بس"؟؟؟۔۔۔میں حد درجہ دکھی ہو کر اس تک آیا شاید مجھے جیاء سے ایسی بات کی امید نہیں تھی۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔تم مر بھی گئے تو کیا؟؟؟کسی کام کے نہیں ہو۔۔پانی تو سارے شہر کے

کام آتا ہے""۔۔۔اسنے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔۔۔

'کیوں میں کسی کام کا کیوں نہیں ہوں؟؟"۔۔۔

"جوانسان زندگی کی مشکلات سے ڈر کر زندگی ہی ختم کر لینا چاہے وہ کسی کام کا نہیں ہوتا ""۔۔۔وہ گہری سانس لیتی میری جانب مڑی(ایک تو اسکا یوں دیکھنا میرا کا دل ڈھڑکنا بھول جاتا تھا)۔۔۔میں کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کے بولا

"آپ کچھ بھی کہہ لیں میں خودکشی کروں گا نہیں چاہیے ایسی زندگی"۔۔۔

"میں نے کب کہا کے مت کرو۔۔۔ مگر زہر کھا کے مرو۔۔۔یہاں ڈوبے تو تمہارے چکر میں بے چارے ریسکیو والے فصول میں ہی اس پانی میں غوطے لگاتے پھریں گے"۔۔۔

اسکی ایسی بے حسی پے میں نے بے یقینی سے اسے گھورا۔۔۔میں سمجھا تھا شاید وہ مجھے روک لے مگر اسے تو فرق ہی نہیں تھا۔۔۔

"میرے علاوہ باقی سب کی فکر ہے آپ کو"۔۔۔میرا تو دل ہی دکھ گیا تھا۔۔۔

"تمہاری فکر کروں کیوں میں؟؟ چھوٹے بچے نہیں ہو"۔۔۔

"تو باقی سب چھوٹے ہیں"۔۔۔میں بھی بھڑک گیا اب مجھے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

"نہیں مگر وہ سب تمہاری طرح یہاں آکر خودکشی نہیں کر رہے"۔۔۔وہ ویسے ہی تحمل سے جواب دے رہی تھی۔۔۔

"ان سب نے وہ مشکلات نہیں دیکھیں جو میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ان سب کو اچھی سیلری کے ساتھ اچھی زندگی بھی بھی میسر ہے"۔۔۔

"تم پہلے انسان نہیں ہو ایسا سوچتے ہو۔۔۔ مگر سب زندگی نہیں ختم کرتے۔۔اپنی زندگی بدل دیتے ہیں"۔۔۔

وہ میری اکتاہٹ اور ناامیدی سمجھ رہی تھی۔۔۔

"سب کتابی باتیں ہیں۔۔۔۔میں نہیں مانتا"۔۔۔ نفی میں سر ہلاتے میں اسکی باتوں سے مکر گیا۔۔

"کتابیں بھی انسانوں نے ہی لکھی ہیں بے وقوف۔۔۔زندگی ہر کسی کی الگ ہوتی ہے ۔۔ہر کسی مشکلات الگ ہوتی ہیں۔۔ مگر ان مشکلات کو حل کرنے والا ایک ہی ہے"۔۔۔

"اور وہ ایک کون ہے وہ؟؟" جل کے اسکی جانب مڑا ۔۔۔اسنے ہوا سے اڑتے بال

کانوں کے پیچھے اڑیسے۔۔ تھوڑا سا مسکرائی۔۔۔یہ مسکراہٹ عام بلکل بھی نہیں تھی

۔۔۔

"اللہ۔۔۔اللہ سب کی مشکلات حل کر سکتا ہے۔۔۔تم نے کبھی اللہ سے کہا کے میری مشکل حل کر دیں۔۔۔"

کچھ پل کے لیے میں لاجواب ہوا۔۔۔میں نے سچ میں اللہ سے کبھی مدد مانگی ہی نہیں تھی۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل میں سر جھٹک کے ڈھٹائی سے بولا

"اللہ کو میں کیوں بتاوں انہیں تو سب پتہ ہوتا ہے"۔۔۔

"پتہ ہوتا ہے اسی لیے وہ آپ کی مدد کرتا ہے۔۔ مگر انسان سمجھ نہیں سکتا"۔۔۔وہ ہنوز مسکراتی رہی۔۔اسکی مسکراہٹ میرے زخمی دل پر ایک ٹھنڈی پھوار کا کام کر رہی تھی ۔۔۔میرا غصہ کم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

"آپ کی مدد کرتا ہوگا اللہ میری آج تک نہیں کی ایسی فصول زندگی دینے سے بہتر تھا مجھے زندگی دیتا ہی نہیں"۔۔

میری اس بات ہر جیاء نے لبوں پر آئی مسکراہٹ کھینچ لی تھی اور مجھے لگا جیسے ساری دنیا اندھیر ہو گئی۔۔۔کچھ دیر جب بعد وہ بولی تو اسکی آواز سپاٹ تھی۔۔

"سچ میں انسان اسی بارے میں ناشکرا ہے جو اسے میسر ہے۔۔۔ تمہارے پاس زندگی ہے تمہیں وہ پسند نہیں جن کے پاس نہیں ہوتی وہ اپنی ساری دولت دے کر بھی چند دن مزید اسے خریدنا چاہتے ہیں۔۔۔

مشکلات صرف تم پر نہیں آ ہیں۔۔۔ ہمارے نبیؐ نے فرمایا کے جب تم پر کوئی مشکل آئے تو میری مشکلات یاد کر لینا۔۔۔

وہ تو دو جہاں کے سردار ہیں جب انکی زندگی اتنی مشکل گزری تو ہم تو انکے پیروں کی دھول بھی نہیں ہیں۔۔۔ پھر بھی ہماری مشکلات ان جیسی نہیں ہیں۔۔۔ سوچو اگر تمہیں وہ سب براداشت کرنا پڑتا تو تم کیا کرتے۔۔ فاقے کاٹے انھوں نے روٹی نہیں ہوتی تھی کھانے کے لیے۔۔۔ طائف والوں نے پتھر تک برسائے مگر مسکراتے رہے سب کو معاف کر دیا ۔۔ جو بڑھیا آپ پر کچرا پھینکتی تھی اسکے بیمار ہونے پر اسکی عیادت خود جا کر کی ۔۔۔ ایک غزوہ میں آپ کے دانت شہید ہو گے۔۔۔ مگر کبھی بھی شکوہ زبان پر نہیں آیا۔۔"

اسکی آواز اب نمی گھلی محسوس ہوئی تھی مجھے۔۔ رخ اسنے موڑ رکھا تھا۔۔۔ تھوڑے لمحے پھر خاموشی کی نظر ہوئے جیسے وہ بہت سارے آنسوں کہیں اندر ہی اتار رہی تھی ۔۔۔

جب وہ سر جھٹکتی میری جانب مڑی تو اسکی آنکھیں اب شفاف تھیں۔۔۔

"تم بتاو ان میں سے کون سی مصیبت تم پر آئی ہے"۔۔۔ مسکرا کر مجھ سے پوچھا ۔۔۔ میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ میں ویسے ہی کھڑا رہا۔۔۔ کسی نے آج مجھے اندر سے جھنجھوڑ دیا تھا۔۔۔

"تم مرنا چاہتے ہو مر جاو۔۔۔ دنیا کو زرا فرق نہیں پڑنا روز لاکھوں کی تعداد میں لوگ مرتے ہیں دنیا تھوڑے دن روتی ہے پھر سب بھول جاتے ہیں سب کی زندگی ویسے ہی چلتی رہتی ہے ۔۔۔ فرق صرف تمہیں پڑے گا تم ایک حرام موت مر جاوگے دوبارہ کبھی واپس نہ آنے کے لیے ۔۔۔ آگے تمہاری مرضی۔۔۔ مرنا ہے یا زندگی کو جینا ہے"۔۔

وہ شانے اچکاتی مڑی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے مجھ سے دور جاتی رہی میں وہیں کھڑا رہا ۔۔۔

جب وہ نظروں سے او جھل ہوئی تو پہلی بار میں شدت سے رویا۔۔۔ جو آنسوں اسکے سامنے روک رکھے تھے ابل ابل کے باہر آرہے تھے۔۔ میری زبان پر بس ایک ہی نام تھا ۔۔ اللہ کا نام ؟؟ جو آج سے پہلے میں نہیں لے سکا تھا۔۔۔ آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر میرے رخساروں پر بہتے رہے۔۔۔۔ دل شفاف ہو گیا ساری گرد اڑ گئی اب روشنی صاف دیکھائی دینے لگی تھی۔۔۔

زندگی بدلنے کے لیے سالوں نہیں چند لمحے کافی ہوتے ہیں وہ لمحے میری زندگی میں آ چکے تھے آج اس وقت کے بعد سے میری زندگی پوری طرح بدل گئی تھی۔ .

ترکی میں آج برف صبح سے ہی گرنے لگی تھی۔۔۔بیرون ملک سے آئے سیاح خوب سیر تفریح میں لگے تھے۔۔۔انکی بانسبت وہ رونی شکل بنائے اداس سی بیٹھی تھی۔۔۔سفید اونی ٹوپی سے بالوں کی لٹیں نکل کر سفید کوٹ پر گرتیں تھیں۔۔ٹھنڈ سے گال گلابی اور ناک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔آج وہ اداسی سی چینی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

"یہ لیں پرنسس آپ کی ہاٹ کافی"۔۔۔حبہ اسکے سامنے آ بیٹھی تو اسنے ہونٹ بسورتے ڈش سے اپنی کافی اٹھائی۔۔۔

استقلال اسٹریٹ کے ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھیں تھیں۔۔اسکے پاکستان جانے کی ساری تیاری مکمل ہو چکی تھی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ اداس کیوں ہو؟؟" حبہ نے اسے کھویا سا دیکھا تو پریشان ہو گئی وہ بہت کم ہی

اداس ہوتی تھی۔۔۔

"دیکھونا پھر برف گر رہی ہے ۔۔۔ نہیں پسند مجھے یہ برفیلا موسم"۔۔۔ناک چڑھاتے اسنے کافی کا سپ لیا۔۔۔

"تم بھی پاگل ہو باہر دیکھو لوگ کیسے انجوائے کر رہے ہیں"۔۔۔حبہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔عجب پاگل لڑکی تھی اسے برف نہیں پسند تھی۔۔۔

"کیا سردیوں میں قبر والوں کو بھی ٹھنڈ لگتی ہوگی؟؟"وہ باہر دیکھ رہی تھی شدید اداس بھی تھی۔۔

حبہ نے دہل کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیسی باتیں کرتی رہتی ہو تم۔۔۔قبر کہاں سے آگئی بیچ میں۔۔؟؟؟"

"قبر بیچ میں نہیں پاگل ہم قبر کے بیچ جاتے ہیں۔۔۔مجھے اس جگہ سے بہت ڈر لگتا ہے ۔۔۔پتہ نہیں وہاں کتنا اندھیرا ہوگا۔۔۔تم جانتی ہو نا مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے"۔۔۔

"چپ ہو جاو آرو۔۔۔مت کرو ایسی باتیں میرا دل دکھتا ہے۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا تم ٹھیک ہو جاو گی"۔۔۔حبہ ایک دم ہی روہانسی ہوگئی۔۔وہ اس سے جدائی کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"میرے کہنے سے کیا ہوتا ہے مرنا تو سب کو ہے نا"۔۔۔وہ شانے اچکاتے اپنی کافی پینے لگی ۔۔بہت زیادہ صاف گوہ ہونے کا نقصان یہ بھی تھا کے انسان ہر کڑوی بات بھی آرام سے کہہ جاتا تھا۔۔۔حبہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

اگلے چند دن میری زندگی کے سب سے اچھے دن تھے۔۔۔میں بدلنے لگا تھا ۔۔۔میری ہر بات میں اب ایک مثبت پہلو ہوا کرتا تھا۔۔۔ایک اور اچھی عادت جو میں نے اپنائی تھی وہ تھی نماز کی عادت۔۔۔میں جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی اب پانچ وقت کی نماز مسجد میں پڑھتا تھا۔۔۔ااپنے دکھ درد اللہ سے کہنا شروع کر دیئے تھے ۔۔۔اور پھر سچ میں میری قسمت پلٹ گئی تھی۔۔ایک بڑے ہوٹل میں مجھے صبح کا کھانا بنانے کے لیے رکھ لیا گیا تھا تنخواہ اچھی خاصی تھی۔۔۔مکان کا کرایہ ادا ہو گیا تھا اماں کو ڈاکٹر سے چیک بھی کروا آیا تھا۔۔۔یہ سب میری زندگی میں ایک مثبت تبدیلی لایا تھا جو پہلے سڑی شکل بنائے گھومتا رہتا تھا اب ہنسنے لگا تھا جینے لگا تھا۔۔۔

اس رات جب میں حسب عادت اماں کی گود میں سر رکھے لیٹا تو اماں نے

میری مسکراہٹ دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"آج کل بڑا خوش ہے میرا بچہ کوئی خاص وجہ ہے"

"میں خوش ہوں اماں کیوں کے مجھے وہ مل گئی ہے اماں"۔۔۔

"کون ہے کون مل گئی ہے؟؟"۔۔۔اماں کو شدید حیرت ہوئی۔۔

"وہی جس کی مجھے تلاش تھی وہ بہت اچھی ہے اماں اس جیسا کوئی نہیں"۔۔۔جیا کو سوچتے ہی میری آنکھوں میں لاکھوں ستارے جگمگا اٹھے تھے۔۔

"ایسی کون مل گئی کہاں سے آئی ہے؟؟" ۔۔۔

"پتہ نہیں کہاں سے آئی ہے مگر اسکا نام جہاں آراء ہے۔۔میرے کالج میں پڑھتی ہے"۔۔۔میں شوق سے بتانے لگا۔۔

"جہاں آراء اچھا نام ہے""۔۔۔اماں نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔انکا بیٹا خوش تھا انکے لیے اتنا کافی تھا۔۔۔

"ہاں مگر اسے یہ نام نہیں پسند اس لیے سب اسنے سب کو اپنا نام جیا بتا رکھا ہے"۔۔۔

"جھلی ہو گی تیرے جیسی تیری باتوں سے تو مجھے بھی وہ اچھی لگنے لگی ہے"۔۔۔

"وہ ہے اتنی اچھی اماں۔۔ باقی سب کو چھوڑ کر بس اسے دیکھتے جاؤ"۔۔۔میں اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔خوشی میری ہر بات سے جھلکتی تھی۔۔

"تو لانا کبھی اسے گھر""۔۔۔ اماں نے بڑی محبت سے کہا تھا مگر انکی اس بات پر میں تھوڑا مایوس ہوا۔

"کیا پتہ وہ یہاں نہ آئے۔بہت بڑے باپ کی بیٹی ہے کہاں اسکا محل کہاں میرا یہ جھونپڑا "۔۔۔میرے ہونٹ لٹک گئے تو اماں ہولے سے مسکرائیں۔۔۔

"اگر وہ اچھی ہوئی تو لازمی آئے گی اور جیسے تو بتا رہا ہے مجھے لگتا ہے وہ بہت اچھی ہے" ۔۔۔

"سچ اماں وہ آئے گی؟؟"اماں نے اتنے یقین سے کہا میں انکے ہاتھ پکڑتا امید سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ضرور آئے گی تو بات تو کر"۔۔۔

"ٹھیک ہے میں اس بات کروں گا"۔۔۔میں بہت زیادہ خوش ہو گیا تھا جیاء میرے گھر

آئے گی۔۔افف میرا یہ خواب سچ ہو جائے تو شاید خوشی سے میں پاگل ہو جاوں۔۔۔

اسکے بعد ساری رات میں اسے ہی سوچتا رہا تھا۔۔۔۔

اسکا بات کرنا، غصہ کرنا، اور اسکا خوبصورت چہرا اب میرے دل میں ہمیشہ کے لیے بس چکا تھا۔۔۔

اس دن میں اتنا خوش تھا جتنا اس سے پہلے زندگی میں کبھی اتنا خوش نہیں ہوا تھا۔۔۔جیاء خود میرے گھر میری امی کو دیکھنے آئی تھی۔۔۔اسکے آتے ہی یہ پرانہ چھوٹا سا گھر بھی کتنا اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔اس رات کے بعد وہ میرے کے ساتھ کافی حد تک دوستانہ رویہ اختیار کر چکی تھی صرف ایک بار ہی کہنے پر وہ میرے گھر چلی آئی تھی۔۔۔آتے وقت وہ ساتھ کچھ پھل مٹھایاں اور اماں کے لیے ایک قیمتی سوٹ بھی لائی تھی۔۔۔

اماں تو اسے دیکھتے ہی نہال ہو گئیں تھیں۔۔۔اسکے تحفوں پر انہیں اعتراض تھا مگر اسکی اپنائیت ہی ایسی تھی کے اماں کچھ نہ کہہ سکیں۔۔۔

وہ شام تک رکی اماں کے ہاتھ کا بنا کھانا بھی کھایا۔۔۔اور اگلی بار دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے

واپس چلی گئی مگر میں ابھی تک خوش تھا میرے دانت آج اندر نہیں جارہے تھے۔۔۔

"یہ جیا تو سچ میں بہت پیاری ہے"۔۔۔اماں اسکے جانے کے بعد سے بس یہی دہرا رہیں تھیں۔۔۔اسکا بولنا اسکا اپنا پن سب انکے دل میں گھر کر گیا تھا۔۔۔

کاش وہ ہمیشہ کے لیے یہاں رہ جائے۔۔۔میرے دل میں ایک حسرت سی جاگی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل مجھے میری حیثیت یاد آئی تو

"ہونہہ دیوانے کا خواب"۔۔۔میں سر جھٹکا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل میری آنکھوں میں کچھ چمکا۔۔۔جیاء نے کہا تھا اپنے مسائل اللہ سے بیان کرو۔۔۔یہ بھی تو مسلئہ تھا میری زندگی کا سب سے بڑا مسلئہ۔۔۔میں پر جوش ہوتے چارپائی سے اٹھا۔

"اگر اللہ چاہیں تو وہ میری ہو سکتی ہے"۔۔۔یک دم اٹھا تازہ وضو کیا اور دو رکعت نماز حاجت کی نیت کی۔۔

اور پھر میں پہلی اسے اپنے رب سے مانگ رہا تھا اپنی محرم کے روپ میں۔۔۔میری دعا میں شدت تھی بے اختیاری تھی ۔۔۔اور رب سے شدت سے مانگی دعا کب راہیگاں جاتی ہے۔۔

یہ کسی ڈاکٹر کا پرائیویٹ کلینک تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھی۔۔۔اسکے چہرے پر بس ذرا سی امید نظر آتی تھی۔۔۔بال آج اوپر پونی میں بندھے تھے۔۔۔کوٹ کی جگہ ایک لمبی سیاہ سویٹر اسنے پہن رکھی تھی۔۔۔مفلر گلے میں ویسے ہی لپٹا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کے آنے پر وہ سیدھی ہوئی البتہ دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی ناجانے رپورٹ میں کیا آیا ہو۔۔

"کیسی ہو آرو؟؟"۔۔۔وہ سامنے کرسی پر بیٹھتے مسکرا کر گویا ہوئے۔۔۔

"یہ تو آپ نے بتانا ہے کے میں کیسی ہوں؟؟"۔۔وہ مسکرا بھی نہ سکی مگر اسکی خاصر دماغی پر ڈاکٹر ضرور مسکرائے تھے۔۔۔

"کیا لوگی کافی منگواں"۔۔انہوں بات بدلنا چاہی۔۔ہاتھ انٹر کام کی جانب بڑھایا ہی تھا اسنے روک لیا۔۔

"سچ!!میں صرف سچ لینا چاہوں گی اس وقت"۔۔۔اسکا لہجہ اٹل تھا۔۔۔آنکھیں اب نم ہونے لگیں تھیں۔۔۔

"رہنے دو یہ رپورٹس تو بس ایسے ہی ہیں باقی زندگی اور موت دینے والا اللہ ہی ہے"

۔۔۔انہوں نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔۔ مسکرانے کی کوشش بھی مگر مسکرانہ سکے۔۔۔

"اگر یہ رپورٹس ایسے ہی ہیں تو بتادیں کیا فرق پڑتا ہے؟؟"اسنے شانے اچکاتے انہیں لاجواب کر دیا ٹو دی پواہنٹ آنسر دینے والے بہت کم انسانوں میں سے وہ ایک تھی ۔۔۔مگر افسوس وہ اسے کھونے والے تھے۔۔

"تمہارے پاس وقت نہیں ہے آرو۔۔۔بس ایک مہینہ یا چند دن ایک مہینے سے بھی کم" ۔۔۔

وہ بولے تو ہمت سے تھے مگر انکی آواز بھرا گئی تھی آنکھوں نہ نا جانے کیوں نمی سے چھا گئی تھی۔۔۔اس نمی کے پار جب انہوں نے دیکھا تو وہ دھند میں لپٹی نظر آئی۔۔۔

"تھینک یو ڈاکٹر اب مجھے اگلا قدم اٹھانے میں آسانی ہو گی"۔۔۔اپنا بیگ لیتے کھڑی ہوئی ۔۔۔اسکی آنکھیں نم تھیں مگر ڈاکٹر جانتے تھے کے وہ ویران بھی تھیں۔۔

زندگی سے ویران!!!۔۔۔

میری کی زندگی کا وہ ایک بڑا ہی الگ سا دن تھا جب جیا نے میرے ہاتھ کا بنا باشتہ کرنے کے بعد مجھے نیشنل ککنگ چیلنج میں نام بھرنے کو کہا تھا۔۔۔

"میں نہیں کر سکتا جیاء مجھے تو کچھ خاص بنانا نہیں آتا"۔۔۔پہلے پہل تو میں صاف مکر گیا تھا۔۔ مگر سامنے بھی جیا تھی اپنی منوا کے چھوڑنے والی ۔۔۔

"تم خاص مت بناو بس وہی بناو جو تمہیں آتا ہے"۔۔۔اسنے سادا سا حل پیش کیا۔۔

"وہ تو عام سا پاکستانی ناشتہ ہے۔۔۔وہ بنا کر میں جیتوں گا تو نہیں"۔۔۔میں جھنجھلا گیا۔۔

"جیتنا ضروری نہیں ہوتا لڑنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔اور میں چاہتی ہوں تم لڑو"۔۔۔

"تم سمجھ نہیں رہی پراٹھے بنا کر تو وہاں انٹری بھی نہیں ملے گی"۔۔۔میں نے نفی میں سر ہلایا۔۔"اس ضدی لڑکی کو میں کیسے سمجھاوں میری سمجھ سے باہر تھا"

"الو کہیں کے ایک مہینہ پڑا ہے تم سیکھ لینا۔۔۔ مگر حصہ تو تم لو گئے ہر حالت میں"۔۔۔ اسکا لہجہ اٹل تھا۔۔ میں نے چندپل رک کر اسے دیکھا سامنے وہ سینے پر ہاتھ باندھے بے نیاز سی کھڑی تھی۔۔۔ بھورے بالوں کی چوٹی داہیں کندھے سے آگے ڈھلک رہی تھی ۔۔۔چہرا ویسا ہی روشن اور خوبصوت تھا میں نے گہری سانس لی۔۔اسکے آگے میں بے بس تھا۔۔

"اچھا میں حصہ لے لوں گا مگر مجھے سیکھائے گا کون ؟؟"۔۔۔

"میں نے ایک جگہ بات کی ہے وہ تمہیں ایک مہینے میں تیار کر دیں گے "۔۔۔اسکے پاس ہر مسلئے کا حل موجود تھا۔۔

"اور اس جگہ مجھے فری تو کوئی سیکھائے گا نہیں اور فیس میں دے نہیں سکتا"۔۔میں نے جیسے جتا کر کہا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی بے فکر رہی۔۔۔

"اسکی فکر تم نہیں کرو میں نے فیس جمع کروادی ہے"۔۔۔

تم نے کیوں کروائی ؟؟"۔۔۔میں حیرت سے چلایا مجھے اس سے یہ امید نہیں تھی۔۔

"کیونکے میں تمہیں اسپانسر کر رہی ہوں"۔۔۔وہی تحمل بھرا جواب۔۔۔

"اب یہ کیا بلا ہے اسپانسر ؟؟"

"وہاں جتنے بھی کنٹسٹنٹ جاہیں گے انہیں کوئی نا کوئی اسپانسر ملے گا میں تمہیں کروں گی ۔۔۔یعنی پیسہ میں لگاوں گی اور میری جگہ کام تم کرو گے"۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی میری مرضی کے بغیر تم نے مجھ سے اپنا کام کرواو گی ۔۔۔اور ویسے بھی ایک مہینے میں کیا سیکھوں گا میں ۔۔۔مجھے تو کچھ آتا بھی نہیں"۔۔۔میں نے اکتا کر آخری حجت بھی پیش کی۔۔ کسی طرح جان چھوٹ جائے۔۔ مگر جیاء تو جیاء تھی وہ مجھے بخشنے کے

موڈ میں نہیں تھ .

"میں نے تمہارے ہاتھ کا ناشتہ کیا ہے ۔۔۔ تمہارے ہاتھ میں ذائقہ ہے اور جسکے ہاتھ میں ذائقہ ہو وہ عام سے کھانے کو بھی لذیز بنا دیتا ہے" مجھے مکھن لگاتے جیاء نے مسکین سی شکل بھی بنائی۔۔۔ بل آخر میں نے تنے تاثرات ڈھیلے کیے۔۔۔ اس کی ضد تھی ۔۔۔ مجھ پر پوری کرنا ہر حال میں فرص ہو چکا تھا

"کوئی اور بہانہ نہیں۔۔ تم اس کمپیٹیشن میں حصہ لے رہے ہو ڈیٹ ازاٹ سمجھے"

۔۔۔

مجھے ہار مانتے دیکھ جیا نے آخری وارننگ دی۔۔۔ اور میں اسکے بچپنے پر دل سے مسکرایا تھا پھر اگلے چند دن جیاء نے مجھے سچ میں گھن چکر بنا کے رکھا کبھی مجھے شاپنگ مال لے جاتی تو کبھی گرومنگ سینٹر اور پھر جو وقت بچتا مجھے اپنے ہی ہوٹل میں کوکنگ سیکھنا ہوتی تھی ۔۔۔ کالج والوں نے مجھے مقابلے کے لیے چھٹیاں دے تھیں۔۔۔

جیاء نے ایک ہفتے کے اندر اندر میری کایا پلٹ دی۔۔۔ میرے کپڑے اب برانڈڈ ہو چکے تھے۔۔۔ بال ایک اسٹائل سے کاٹ دیئے گئے تھے۔۔۔ میری بول چال میں بہتری آ رہی تھی۔۔۔ ایک ہفتے بعد تو میں خود کو خود ہی پہچاننے سے انکار کر رہا تھا کہاں وہ معمولی

شکل و صورت والا لڑکا اور کہاں یہ اسٹائلش سا لڑکا جسکے کپڑوں سے ٹائی تک ہر چیز برانڈڈ تھی۔۔۔جیاء نے مجھے مقابلے کے لیے سوٹ الگ سے خرید دیئے تھی۔۔اپنی اسپانسر شپ کے نام پر وہ مجھ پر لاکھوں خرچ کر رہی تھی۔۔۔اور میرا منہ وہ اسی بات پر بند کروا دیتی تھی۔۔۔

مقابلے کے لیے پہلی ڈش دس دن بعد جمع کروانی تھی۔۔۔اور دس دن کے اندر میں اتنا سیکھ گیا تھا کے ہر کھانا بنا سکتا تھا۔۔۔

مقابلے کی پہلی ڈش میں نے جیاء کے کہنے پر ہی سندھی بریانی بنائی تھی ۔۔۔میرے ہاتھوں کا کمال تھا یا جیاء کی محنت میں سیلکٹ ہو گیا تھا۔۔۔اس دن میں بہت خوش تھا اپنی خوشی اس کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔۔۔اور اللہ نے میری تب بھی سن لی تھی جب میں گھر آیا تو جیاء پہلے سے ہی مٹھائی لے کر میرے گھر موجود تھی۔۔۔

وہ استنبول کے ائیر پورٹ پر موجود تھی۔۔۔اسکی آنکھیں آج کاجل سے لبریز تھیں۔۔۔اور گھنی پلکوں پر مسکارا لگا تھا۔۔۔پاکستان جانے کے لیے اسنے شلوار قمیص پہنی تھی ۔۔۔جامنی رنگ کی لمبی قمیص کے نیچے سیاہ چوڑی دار اور سادہ سا ڈوپٹہ۔۔۔پاکستان میں

گرمیوں کا موسم تھا اس لحاظ سے اسنے یہ لباس منتخب کیا تھا۔۔۔

"آخری بار سوچ لو تمہارا جانا ضروری نہیں تم یہاں رہتے ہوئے بھی یہ کام کر سکتی ہو

"۔۔۔حبہ نے آخری بار اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

"یہاں رہتے میں بس یہ دولت اسے دے سکتی ہوں مگر مجھے اسے اپنی زندگی دینی ہے

۔۔اور وہ وہیں جا کر ہی ممکن ہے"۔۔۔

"تم ان لوگوں کو جانتی تک نہیں ہو کیسے کرو گی سب؟؟"حبہ بے بسی سے چلائی۔۔

"جانتی ہوں ساری انفارمیشن لے کر ہی جا رہی ہوں۔۔۔تم فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو گا

"۔۔۔اسنے اسے تسلی دینی چاہی تھی۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا مگر تمہارا کیا؟؟تم اپنی زندگی کیوں داو پر لگا رہی ہو؟؟"

"میری زندگی ویسے ہی ختم ہونے والی ہے مگر میں چاہتی ہوں میرے خواب کوئی اور

پورے کرے۔۔۔وہ میری زندگی جیئے"اس سے پہلے حبہ کوئی اور بات کرتی فلائیٹ کی

اناؤنسمنٹ ہونے لگی۔۔۔حبہ نم آنکھوں سے اسکے گلے لگی۔

"جلدی آنا میں تمہیں مس کروں گی آرو "حبہ نے زکام زدہ سانس اندر کھینچی تھی۔۔۔

"خبردار جو میرے پیچھے سے روئی تو "وہ ناک چڑھاتی اس سے الگ ہوئی ۔۔۔فلائیٹ

کا وقت ہو چلا تھا۔۔۔وہ چلی گئی۔۔

حبہ اسے اندر جاتے دیکھتی رہی۔۔اور پھر اداسی سے پلٹ آئی۔۔۔

وہ جانتی تھی پاکستان سے وہ واپس نہیں پلٹ سکے گی۔۔۔اور حبہ کو اسکے بغیر جینا ہی نہیں آتا تھا۔۔۔

"تم یہاں" اسے وہاں دیکھ کر میری خوشی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ہاں میں ہی ہوں بھوت ہے نہیں میرا"۔۔۔جیاء تو جیاء تھی سیدھا جواب اسنے دینا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔میں نے زیرِ لب مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔۔آج ڈوپٹہ اسکے سر کے گرد پلٹا تھا شاید اماں کی صحبت کا اثر تھا۔۔ مگر وہ اس دن مجھے دل وجان سے اچھی لگی تھی۔۔۔

"میں سیلکٹ ہو گیا ہوں مقابلے کے لیے"۔۔۔اپنی دانست میں میں اسے حیران کرنا چاہتا تھا اس لیے دلچسپ مسکراہٹ سجا کر اسے یہ خبر سنائی۔۔۔۔

مگر جب وہ میری جانب پلٹی اسکے چہرے پر کوئی حیرانی نہیں تھی۔۔

"ہاں مجھے پتہ ہے تم سیلکٹ ہو گئے ہو اسی لیے تو آئی ہوں اماں کو مبارک دینے"۔۔

لاپرواہی سے کہتے باورچی خانے چلی گئی اماں بھی شاید وہیں تھیں۔۔۔میں جو اسے حیران کرنا چاہتا تھا خود حیران رہ گیا۔۔۔وہ میری اسپانسر تھی یقیناً اسے سب پہلے ہی بتایا جا چکا تھا ۔۔۔میں نے جل کر سر جھٹکا۔۔۔میں اسے اس زندگی میں حیران نہیں کر سکتا تھا یہ مجھے سمجھ آ گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں اماں بھی اسکے ساتھ باہر آ ہیں تھیں۔۔۔اماں کی خوشی دیدنی تھی وہ مجھے بار بار چومتیں مزید کامیابی کی دعا دیتیں رہیں۔۔۔

اس دن کا کھانا بھی جیاء نے خود بنایا تھا۔۔۔قورمہ اور ساتھ میں تازہ روٹی۔۔۔دیکھنے میں مزے کے لگ رہے تھے۔۔

دستر خوان زمین پر ہی بچھایا گیا تھا۔۔۔وہ بھی ہمارے ساتھ وہیں زمین پر بیٹھ کے کھاتی تھی۔۔۔

میں حیران تھا کے جیاء جیسی ماڈرن اور امیر لڑکی نے کھانا بنا کیسے لیا۔۔۔مگر جب پہلا نوالہ کھایا تب مجھے احساس ہوا کے وہ خود کتنا اچھا کھانا بنا لیتی ہے۔۔۔ایک دم لذیذ اور بہترین۔۔۔میں آنکھیں سکوڑتا اسکی جانب مڑا۔۔۔وہ اماں کے ساتھ باتوں میں بھی لگی

تھی۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آیا جب وہ اتنا اچھا کھانا خود بنا لیتی ہے تو اسے کیوں مقابلے کے لیے آگے کیا وہ خود کیوں نہیں گئی" یہ سوال میں اس سے کر بھی لیتا تو کوئی فائدہ نہیں تھا وہ بتانے والی نہیں تھی۔۔۔ سو میں نے پھر کبھی کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔۔ اور اسی طرح ہنستے مسکراتے اسے خوبصورت سے دن کا اختتام ہوا۔۔۔ رات کو کھانے کے بعد جب وہ جانے لگی تو نا جانے کیوں اماں سے کافی دیر لپٹی رہی ایسے جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو جیسے وہ یہیں رہنا چاہتی ہو مگر اسے جانا تھا ہر حال میں جانا۔۔۔

اماں سے مل کر باہر نکل آئی شاید آنکھوں میں آئی نمی چھپا رہی تھی۔۔۔

میں اسے اسکی گاڑی تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔

"تم روئی کیوں؟؟" جب وہ گاڑی میں بیٹھنے لگی تو میں نے اچانک سے پوچھا۔۔ یہ گلی کا آخری سرا تھا۔۔ ایک زرد سی لائٹ میرے سر کے اوپر روشن تھی۔۔۔

"بس اپنی اماں کی یاد آ گئی تھی"۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ پلٹ کے مسکرائی آنکھیں اب تک نم تھی۔۔۔

"میری امی بھی تو تمہاری ماں جیسی ہی ہیں" میں نے نظر بھر کے اسے دیکھا زرد روشنی میں اسکا چہرا بھی زرد لگ رہا تھا۔۔

"اسی لیے تو ان سے ملنے آتی ہوں"۔۔۔وہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔۔۔

"اگر چاہو تو یہیں رہ جاو ہمیشہ کے لیے"۔۔۔ تھوڑے لمحوں بعد میں ہمت کرتا بول بیٹھا ۔۔نہ جانے کیوں مجھے ایسا لگا جیسے آج نہیں کہا تو پھر کبھی نہیں کہہ سکوں گا۔۔۔جیاء نے مجھے چندپل رک کر دیکھا بس چندپل پھر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔۔میں کھڑکی کے قریب جھکا۔۔۔

"میں انتظار کروں گا؟؟"اس وقت کتنی محبت تھی میری آنکھوں میں اگر وہ نظر اٹھا کر دیکھ لیتی تو شاید پتھر کی ہو جاتی کبھی نہ پلٹتی مگر اسے تو پلٹنا تھا۔۔۔ جیسے یہ محبتوں کا دیس اسکا نہیں تھا اسکی منزل کچھ اور تھی۔۔۔اسنے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔ میرے دل کی دھڑکن بے اختیار ہی بڑھ گئی۔۔۔جیاء نے ایک آخری بار نظر اٹھا کے مجھے دیکھا ۔۔۔بہت کچھ تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔ محبت بے بسی یا گہرا دکھ۔۔۔میں جتنی دیر میں سمجھ پاتا وہ گاڑی زن سے بھگا لے گئی۔۔۔

وہ چلی گئی اگر مجھے پتہ ہوتا کے میں آخری بار اسے زندہ دیکھ رہا ہوں تو شاید اسے کبھی نہ جانے دیتا ۔۔ مگر مجھے تو کچھ نہیں پتہ تھا کچھ بھی نہیں۔۔۔

اسکی گاڑی جب تک نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی میں وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔۔ پتہ نہیں کیوں اسکے جاتے ہی آج دل بوجھل سا ہو گیا تھا۔۔۔اچانک سے ہر چیز نے اپنا رنگ کھو دیا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کیوں آج اسکا جانا اسے پہلے سے زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

اس سے اگلے دن جیاء کالج نہیں گئی تھی نا مجھے ہوٹل میں ملی تھی۔۔۔اتنے دنوں میں ایسا پہلی بار ہوا تھا کے وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔

مجھے رہ رہ کر اسکی کمی محسوس ہو رہی تھی اسکے موبائل کا نمبر بھی وہ پچاس بار ملا چکا تھا مگر کوئی رابطہ نہ ہو سکا ایسا اگلے تین دن چلتا رہا۔۔۔

وہ مجھے کہیں نہیں ملی ہر وہ جگہ جہاں اسکے جانے کا امکان ہو سکتا تھا میں وہاں گیا تھا مگر وہ کہیں نہیں ملی تھی۔۔ تھک ہار کر میں اسکے گھر چلا آیا تھا یہ پتہ بھی اسے کالج سے ملا تھا

۔۔۔اسکے گھر جا کر چوکیدار سے معلوم پڑا تھا کے وہ ملک سے باہر گئی تھی۔۔۔۔چوکیدار نے مجھے ایک چھوٹی سے پرچی تھما کے چلتا کیا تھا جو جیاء نے ہی میرے لیے دی تھی۔۔

میں نے اس پرچی کو کل متاع کی طرح سینے سے لگا کر چوم کے کھولا تو اسمیں بس ایک ہی عبارت لکھی تھی۔۔

"مجھے پتہ ہے تم ضرور یہاں آو گے۔۔گھبرو انہیں میں جلد واپس آوں گی جلدی میں نکلنا پڑ رہا ہے مگر میرے پیچھے تم مقابلے سے غافل نہیں ہو گے۔۔۔اگر تم ہارے تو ٹانگیں توڑ دوں گی سمجھے"۔۔۔ساتھ ایک تنہی والا چہرا بنا تھا۔۔۔

میں زندگی میں پہلی بار جی بھر کے ہنسا تھا سڑک ہر یوں ہنسنے والا پہلا نارمل انسان شاید میں ہی تھا۔۔۔لوگ مجھے پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے۔۔۔مگر مجھے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔۔۔وہ سچ میں پاگل تھی۔۔۔اتنے دنوں کی پریشانی اب ختم ہو چکی تھی میں نے مقابلے پر دھیان دینا شروع کیا تھا۔۔۔

مقابلے کے تین حصے تھے کواٹر فائنل، سیمی فاہنل اور پھر فاہنل۔۔

پہلے دو مقابلے پاکستان میں ہونے تھے اور آخری مقابلہ ترکی کے شہر استنبول میں ہونا تھا

۔۔۔

میں نے پوری محنت اور لگن سے مقابلہ کیا تھا۔۔۔ایک کے بعد ایک میں ہر مقابلہ جیتا گیا۔۔۔ مگر ہر جیت میں جیاء کی کمی مجھے لازمی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اتنے دن گزر گئے تھے اسکی کوئی خبر نہیں آئی تھی۔۔۔اسکا نمبر ہنوز بند تھا۔۔۔دن میں کہیں بار میں وہ نمبر یوں ہی ملالیتا تھا۔۔۔میں جانتا تھا اسکا پاکستانی نمبر وہاں نہیں چلے گا ۔۔۔ مگر دل کے ہاتھوں مجبور انسان ایسے بہت سارے کام بھی کرتا تھا جن کو عام انسان بے وقوفی کہتے تھے۔۔۔

میں بھی بے وقوف تھا محبت کا بنا بے وقوف۔۔۔

"محبت انسان کو ہمیشہ سے بے وقوف ہی بناتی آئی ہے۔۔۔خواب گلستان کے دیکھاتے تپتے صحرا میں لا پٹختی تھی"۔۔۔

میں بھی اپنا ایک روشن مستقبل اسکے ساتھ دیکھ رہا تھا مگر میری جیاء کہاں تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

خود جیاء بھی نہیں۔۔!!

--

آج ہمارے مقابلے کا آخری دن تھا۔۔۔اور مجھے پتہ تھا آج وہ لازمی آئے گی۔۔اس لیے میں اچھے سے تیار ہو کر آیا تھا۔۔۔مقابلہ جیتنے کے بعد میں اسے آج اپنے دل کی بات صاف بتا کر ہمیشہ کے لیے اپنا بنانے والا تھا ۔۔

پاکستانی ائیرپورٹ پر موجود ٹیم کے کچھ ممبر زاور میرہ اماں سب وہیں موجود تھے ۔۔۔ مسکراہٹ میرے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اتنے دنوں بعد میں اسے دیکھنے والا تھا۔۔۔میری مسکراہٹ کی ایک وجہ اور بھی تھی۔۔

میں نے کوٹ کی جیب سے لفافہ نکال کر دوبارہ دیکھا۔۔۔یہ اماں نے آج صبح ہی مجھے دیا تھا۔۔

یہ جیاء میرے لیے چھوڑ گئی تھی مگر شرط یہ تھی کے یہ لفافہ مقابلہ جیتنے کے بعد کھولنا تھا

میں اس لفافے کو کہیں بار دیکھ چکا تھا۔۔۔مگر میں جانتا تھا یہ ابھی نہیں پڑھنا ہے ۔۔۔اسے دیکھ کر میں نے وہ واپس کوٹ کی جیب میں ڈال دیا تھا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پندرہ دن بعد وہ پاکستان سے لوٹی تھی۔۔اسکی حالت اب پہلے سے زیادہ خراب تھی ۔۔خون کی الٹیاں مسلسل آرہیں تھیں۔۔۔ڈاکٹرز نے اسے ہسپتال ایڈمٹ کر دیا تھا۔۔ حبہ ہر وقت اسکے ساتھ رہی تھی۔۔۔ مگر اسکی بگڑتی حالت وہ نہیں سنبھال پا رہی تھی

\-\-\-

یہ اس دن کی بات تھی جب آرو نے خود کو تھوڑا بہتر پایا تھا۔۔۔حبہ سے ٹی وی لگوا کر وہ تکیوں کے سہارے نیم دراز تھی۔۔.. حبہ کاوچ پر بیٹھی تھی آرو کے کہنے پر ہی ایل ای ڈی پر لاہیو کوکنگ مقابلے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

سب کنٹیسٹنٹ مقابلے کی جگہ پہنچ چکے تھے۔۔۔مقابلہ شروع ہوتے ہی دونوں فائنلسٹ جی جان سے اپنی ریسیپی بنانے میں جٹ گئے آدھے گھنٹے میں انہوں نے تین ڈشز بنانی تھیں۔۔۔

انکے ہاتھ میکانکی انداز میں چل رہے تھے۔۔۔

آرو دلچسپی سے پاکستان سے آئے لڑکے کو کوکنگ کرتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے تک مسلسل بیٹھنے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ سے متلی آنے لگی تھی مگر وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔۔ حبہ ٹی وی کی جانب متوجہ تھی۔۔۔

مقابلے کا آخری حصہ بھی مکمل ہو گیا۔۔۔ ٹیسٹ اور رزلٹ آنے میں مزید آدھا گھنٹہ لگ گیا۔۔۔ آرو نے اپنی سانس اکھڑتی پائی تھی۔۔۔

اور پھر جب ورنر اپنا وئنس کرنے کا مرحلہ آیا اسنے دھندلی آنکھوں سے بلال کو جیاء کا دیا خط کوٹ سے نکال کر دل سے لگاتے دیکھا۔۔۔ وہ شاید اسے اس لمحے اسے اپنے پاس محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آرو کی سانس اکھڑی گئی پاس بیٹھی حبہ نے جب اسے دیکھا تو گھبرا کر ڈاکٹر کو آواز دی تھی۔۔۔

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپتی اسکی روح فنا کر رہی تھی۔۔

سارے ڈاکٹرز فوراً آئے تھے سارا عملہ سرگرم ہو چکا تھا۔۔۔ اسکی سانسیں بالکل مدہم ہو چکیں تھیں۔۔ آنکھوں کی پلتیوں نے حرکت کرنا بند کر دیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر اب اسے الیکٹرک شاک دے کر اسی رکی سانسیں بحال کرنے میں لگے تھے۔۔

ہر شاک کے ساتھ باہر کھڑی حبہ کا دل کوئی مٹھی میں جکڑ لیتا تھا۔۔۔کیسی بہن تھی؟؟

اسکی اکلوتی بچی بہن بھی اسے چھوڑ کر جا رہی تھی اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

ٹی وی پے بلال کا نام ونر کے طور پر اناونس ہوا ٹھیک اسی وقت آرو کو ایک آخری شاک دیا گیا تھا اور اسنے آخری سانس لیتے دم توڑ دیا تھا۔۔۔الیکٹرک میشن کی لائن سیدھی ہو گئی۔۔۔ہر آواز بند ہو گئی۔۔۔

دنیا اندھیر ہو گئی۔۔ایک اور انسان قیامت تک کے لیے سو گیا۔۔۔ڈاکٹر نے نم آنکھوں سے اسکی کھلی خوبصورت آنکھیں بند کیں۔۔۔

باہر کھڑی حبہ کو آسمان خود پر گرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔زندگی کی ڈور آرو کے لیے ٹوٹی تھی مگر مردہ اسنے خود کو پایا تھا۔۔۔

جب میرا نام ونر کے طور پر اناوئس ہوا تب مجھے لگا جیسے مجھے سب مل گیا ہو۔۔۔ایک منٹ میں مجھے دنیا اپنے گرد گھومتی دیکھائی دی۔۔میری آنکھیں تشکر کے احساس سے بھیگتی جا رہیں تھیں۔۔۔انہیں نم بھیگی آنکھوں سمیت میں نے اپنی ٹرافی لی تھی۔۔۔کیش پرائز

پچیس لاکھ تھا۔۔۔جو اسی وقت مجھے ملا تھا۔۔۔اماں بار بار آنسوں پونچھتی اللہ کا شکر ادا کر رہیں تھیں۔۔۔جب میں انکے پاس آیا تو محبت سے انہوں نے میری پے شانی چوم لی ۔۔۔

"یہ میری جیت نہیں ہے اماں یہ جیاء کی جیت ہے۔۔اگر وہ میری زندگی میں نہ آئی ہوتی تو میں کبھی یہاں تک نا آتا"۔۔۔۔میں نے ٹرافی کو دیکھتے اپنا سر فحر سے بلند کیا۔۔دل میں جیاء کے نہ آنے کی کسک بھی تھی۔۔۔اسے سے لڑنے کا بھی ارادہ کیا تھا۔۔۔میری زندگی کے سب سے اہم دن وہ تھی ہی نہیں۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا میں نے ٹرافی ٹیم میمبرز کو دی اماں کو آرام سے بیٹھا کر جب وہ خط کھول کر پڑھنا چاہا تب ہی میں نے کوئی آواز سنی تھی دنیا کی سب سے بری آواز۔۔۔

اس سے بری خبر آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنی تھی

اینکر انگریزی میں کہتا جا رہا تھا۔۔

"بہت دکھ سے ساتھ یہ خبر آپ سب کو سنائی جا رہی ہے کے اس سارے مقابلے کو ارینج کرنے والی اور اسمیں اپنا پیسہ انسویٹ کرنے والی ہماری پیاری جہاں آراء روشن نے آج ہسپتال میں اپنی آخری سانسیں لیں۔۔وہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں"

سارے ہال میں افسوس کی صدائیں گونجنے لگیں مگر میں بس ایک لفظ پر اٹک گیا تھا

جہاں آراء روشن ؟؟؟

کیا وہ میری جیاء کی بات کر رہا تھا۔۔۔مجھے کبھی یقین نہ آتا اگر سامنے لگی بڑی اسکرین پر اسکے تصویر ساتھ نہ دیکھائی جا رہی ہوتی۔۔۔

میرے چاروں گرد دھماکے ہونے لگے۔۔۔ایک پل میں ساری زندگی کیسے تاریک ہوتی ہے یہ کوئی اس اس وقت مجھ پوچھتا۔۔۔میں جو چند لمحے پہلے سب جیت چکا تھا اب دوسرے ہی لمحے فقیر کیا جا چکا تھا۔۔۔

اماں گھبرا کر مجھ تک آہیں تھیں۔۔۔انہیں ٹیم کے کسی میمبر نے سب بتا دیا تھا۔۔۔ وہ میری ہی طرح ہی بے یقین تھیں۔۔۔

"پتر یہ سب کیا کہہ رہے ہیں ؟؟ بتا مجھے ؟؟"۔۔وہ مجھے جھنجھوڑ کر پوچھ رہیں تھیں۔۔۔

میں نے سرخ پڑ چکیں آنکھوں سے وحشت زدہ سانس لی۔۔اپنا بازو اماں کے ہاتھ چھڑایا اور دیوانہ وار باہر کی جانب بھاگا۔۔اینکر ہسپتال کا نام لے رہا تھا کیپ لینے کے بعد میں پسپتال آیا تب جیاء کی باڈی کلیرینس کروائی جا چکی تھی۔۔۔

حبہ مجھے پہچانتی تھی مجھے دیکھ کر مجھ تک آئی تھی۔۔۔

"تم نے آنے میں دیر کر دی بلال وہ چلی گئی ہے ہمیشہ کے لیے"۔۔۔

حبہ کی حالت تشویشناک ناک حد خراب تھی مجھے کچھ سنائی نہیں دیا میں بھاگ کر اسٹریچر تک آیا دل بند ہو رہا تھا۔۔ چہرے پر سے سفید کپڑا اٹھانے سے پہلے میں نے دل سے دعا کی تھی کے یہ خواب ہو مگر سامنے اسکا زندگی سے بے جان چہرا دیکھ کر میں لڑکھڑا گیا۔۔ اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس کی تھی۔۔۔ اتنا درد مجھے زندگی میں کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ جیاء کی ڈیڈ باڈی میرے سامنے تھی۔۔۔ میری جیاء جسکے ساتھ مجھے زندگی جینی تھی مجھے چھوڑ گئی تھی۔۔ یہ صدمہ تھا یا میرے دل کی موت مجھے آج تک سمجھ نہیں آسکا۔۔ وہ دن میری زندگی کا بدترین دن تھا۔۔۔

جیاء کو ہسپتال سے گھر لایا گیا۔۔ سارے انتظام جیاء کے ڈاکٹر نے سنبھال رکھے تھے ۔۔ میری امی کو بھی کوئی لے آیا تھا۔۔۔

مجھے کسی چیز کا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔ ہر چیز سلو موشن میں ہوتی دیکھائی دے رہی تھی ۔۔۔ جیاء سے ہوئی پہلی ملاقات۔۔ اسکی باتیں، اسکا بچپنا، اس رات پل پر گزارے اسکے ساتھ چند لمحے۔۔ وہ مجھے بچانے آئی تھی اور میں بے وقوف مجھے لگا تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

وہ ہر جگہ تھی۔۔۔ صرف میرے لیے ہاں وہ صرف میرے لیے آئی تھی۔۔۔ اسکا ملنا کوئی اتفاق نہیں تھا۔۔ وہ جان بوجھ کر مجھ سے ٹکرائی تھی۔۔۔ مجھے اب سب سمجھ آرہا تھا ۔۔ افف کاش میں پہلے سمجھ جاتا کاش۔۔۔

میرا دل درد سے پھٹا جارہا تھا۔۔۔ اسکی لاش میرے سامنے تھی مگر میں کیسے یقین کرتا کے زندگی سے بھرپور لڑکی مر گئی۔۔۔ کیسے ؟؟ زندگی کبھی کبھی اتنی بڑی قربانی مانگتی ہے آپ کا دل خون سے آنسو روتا ہے۔۔۔

مگر مجھ سے تو میری ساری زندگی ہی چھین کے مجھے زندہ رہنے کی سزا سنائی گئی تھی ۔۔۔

اپنی زندگی میں میں نے بہت سے لوگوں کو مرتے دیکھا تھا بہت سے جنازے دیکھے تھے مگر جب اس وقت جب جیاء کا جنازہ اٹھایا گیا تب مجھے احساس ہوا کے کوئی بوجھ انسان کندھوں پر نہیں روح پر اٹھاتا ہے ۔۔ میری روح تو پہلے سے ہی اسکے ساتھ لپٹی جارہی تھی ۔۔۔ میں چپ چاپ اسکے جنازے کو کندھے پر اٹھائے آگے بڑھتا رہا۔۔۔

قبر میں بھی خود اترا۔۔۔ اسمیں لیٹ کے دیکھا۔۔۔ مٹی والی سخت جگہ تھی۔۔ کیا انسان

ساری زندگی بس اسی جگہ کے لیے محنت کرتا ہے۔۔۔میرا دل کیا اسکی جگہ قبر میں

خود دفن ہو جاوں مگر آج اس جگہ میری جیاء کو دفن ہونا تھا۔۔۔

قبر پر پردہ کیا گیا۔۔۔میں نے خود اسے قبر میں اتارا۔۔۔

ایک آخری بار اسکا لمس محسوس کیا۔۔۔اسکی خشبو ایک آخری اپنی سانسوں میں

اترتی محسوس کی اور پھر

قبر سے نکل آیا۔۔۔قبر پر مٹی ڈالی گئی۔۔مگر وہ مٹی میرے دل پر پڑتی رہی میرا دل دفن

ہوتا رہا۔۔۔بل آخر قبر مکمل ہو گئی۔۔۔جیاء قیامت تک وہاں سو گئی۔۔۔

سب چلے گئے۔۔میں اکیلا رہ گیا۔۔۔اور پھر میں پوری شدت سے رویا

۔۔۔میری آواز سارے سنسان قبرستان میں گونجتی رہی۔۔۔

"کیوں جیاء کیوں ؟؟؟ کیوں چلی گئی تم۔۔۔مجھے زندہ کر کے خود مر گئی کیوں کیا تم نے ایسا

جیاء کیوں ؟؟؟"میں دھاڑے مار کر رو رہا تھا۔۔۔مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

دیکھنے والوں کا دل ہول رہا تھا آج مجھے رونا تھا یہ درد کسی طرح کم کرنا تھا مگر یہ ایسا درد تھا

جو کبھی کم نہیں ہونا تھا۔۔۔

"بہت بری ہو تم جیاء میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی بھی"۔۔۔روتے ہوئے

میں نے ایک ہچکی لی تھی۔۔۔

"وہ سچ میں بری ہے میں بھی اسے معاف نہیں کروں گی"۔۔۔

نسوانی آواز بالکل میرے قریب سے سنائی دی تھی۔۔۔میں نہیں پلٹا تھا جانتا تھا کے اس وقت یہاں کون آسکتا ہے۔۔۔حبہ قدم قدم چلتی مجھ تک آئی تھی۔۔۔

"کتنی بری ہے ناوہ کبھی بھی کسی کو پوری طرح میسر نہیں آسکی۔۔۔اسکے پیدا ہونے کے بعد ہماری امی کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔جب یہ بارہ سال کی ہوئی تو ابو گزر گئے۔۔۔ اور جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو خود کو مرض موت لگا بیٹھی"۔۔۔

میں بچوں کی طرح سسکیوں سمیت روتا رہا اور وہ بولتی رہی۔۔۔

"تمہارے بارے میں اسنے تب جانا تھا جب ابو کی وصیت پڑھی تھی۔۔۔ایک ویڈیو ہمیں انکی تجوری سے ملی تھی۔۔۔اسمیں تمہارے اور انکے بارے میں سب تھا۔۔۔تم ہمارے چچا کے بیٹے ہو جن کا سارا کاروبار ابو نے ہتھیا لیا تھا"۔۔۔

حبہ نے آنکھیں میچ کے اس کڑوے سچ کو بیان کیا تھا مگر میں ویسے ہی بیٹھا رہا تھا مجھے اب مزید کوئی چیز افسردہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"تمہارے اور چچی کے بارے ہم نے پتہ لگانے کی کوشش کی تو پتہ چلا تم لوگوں کے

حالات بہت خراب ہیں۔۔۔تب ہی اسنے فیصلہ کیا تھا کے وہ پاکستان جائے گی اور تمہاری مدد کرے گی۔۔۔وہ اپنی زندگی تمہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ بس تمہاری مدد کرنے گئی تھی بلال۔۔۔

اسے پتہ تھا اسکے پاس وقت نہیں ہے وہ چاہتی تو اپنی ساری دولت یہاں سے ہی تمہارے نام کر جاتی مگر وہ چاہتی تھی کے تم کچھ بن جاو تمہارا اڈر ختم ہو جائے۔۔۔اور دیکھو اسنے جو کہا کر دیکھایا۔۔۔آج سارا پاکستان تمہیں جانتا ہے"۔۔۔

وہ اسکی قبر کی گیلی مٹی پر ہاتھ پھیر رہی تھی ۔۔۔

"جب اسنے تمہیں پہلی بار بس میں دیکھا تھا تو مجھے کال کر کہتی ہے حبہ اس بے وقوف کا ٹوٹل رینویشن کرنا پڑے گا۔۔۔انتہائی بے وقوف واقع ہوا ہے"۔۔۔وہ دھیرے مسکرائی۔۔۔

میں نے پہلی بار مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔اسکی شکل جیاء سے کافی حد تک ملتی تھی۔۔۔۔

"اس رات جب اسنے تمہیں خود کشی کرنے سے روکا تھا تب بھی مجھے کال تھی ۔۔۔میرے کال اٹھاتے ہی کہنے لگی۔۔۔

"ایک نمبر کا گدھا ہے۔۔۔لگتا ہی نہیں کے میرا کزن ہے۔۔۔مرنے جا رہا تھا بے وقوف

اتنی مشکل سے اسے روکا ہے مت پوچھو"۔۔

اس بار میں بھی مسکرایا۔۔۔میں کیسے اور کس طرح اسکا شکریہ ادا کرتا وہ مسیحا کی طرح میری زندگی میں آئی اور شکریہ کا موقع دیئے بغیر ہی چلی گئی۔۔۔

"جس رات تم نے اسے کہا تھا کے ہمیشہ کے لیے یہیں رہ جاو اس رات اسنے ویڈیو کال پے مجھ سے بات کی تھی"۔۔

"کیا کہا تھا اسنے ؟؟"میں نے بے اختیار پوچھا تھا۔۔۔یہ وہ بات تھی جو مجھے ہر حال میں سننی تھی حبہ کی اداس مسکراہٹ میرے بولنے کے ساتھ ہی ختم ہو گئی تھی۔۔

"اسنے کہا تھا کے بلال چاہتا ہے میں ہمیشہ کے لیے اس کے گھر رہوں۔۔۔پہلی بار مجھے زندگی کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔۔۔میں اس گھر میں رہنا چاہتی ہوں۔۔حبہ مجھے کہیں سے تھوڑی زندگی لا دو میں چند دن وہاں رہ سکوں"

حبہ کے رخسار بھیگ گئے اسکی آواز بھرا گئی

"سچ میں انسان اسی بارے میں ناشکرا ہے جو اسے میسر ہے۔۔۔تمہارے پاس زندگی ہے تمہیں وہ پسند نہیں جن کے پاس نہیں ہوتی وہ اپنی ساری دولت دے کر بھی چند دن مزید اسے خدید نا چاہتے ہیں۔۔

مجھے اسی وقت اسکی کہیں بات یاد آئی اور میرا دل کسی نے مٹھی میں ڈال کر بھیج دیا۔۔اسنے اپنے بارے میں کہا تھا۔۔۔میں تب بھی نہیں سمجھا تھا۔۔

"اسکے پاس سب تھا بلال بس تھوڑی سی زندگی نہیں تھی۔۔۔وہ زندہ رہنا چاہتی تھی۔۔۔اسے قبر سے ڈر لگتا تھا اسے اندھیرے سے بھی ڈر لگتا تھا۔۔۔وہ اس اندھیری قبر میں کیسے رہے گی بلال؟؟؟" وہ سسکیوں سے رونے لگی ۔۔۔نہ ختم ہونے والے آنسوں ٹپ ٹپ قبر کی گیلی مٹی پر برس رہے تھے۔۔۔

میں نے منہ پر ہاتھ رکھتے سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔ حبہ کے سامنے اس وقت مزید روتا تو اسکی حالت مزید خراب ہو جاتی۔۔۔مجھے سب سنبھالنا تھا۔۔۔جیاء کا غم تو ساری زندگی ویسا ہی رہنا تھا۔۔۔

میں حبہ کو لیے وہاں سے چلا آیا تھا۔۔۔اور قبرستان اپنے مکینوں کے ساتھ تنہا رہ گیا تھا۔۔۔

اس کے بعد ہماری زندگیوں میں سب تھا مگر جیاء نہیں تھی۔۔۔اور ایک اسکے نہ ہونے کی وجہ سے شاید کچھ بھی نہیں تھا۔۔

آج پانچ سال گزر چکے ہیں اسکی موت کو اور وہ آج بھی پہلے دن کی طرح مجھے یا آتی ہے

ایسا نہیں ہے میں اس سے نہیں ملتا۔۔۔وہ ہر رات میرے خواب میں آتی ہے اور میں ہر صبح اسکی قبر پر۔۔

اگلے دن استنبول میں برف کے سفید اولے آسمان سے زمین برس رہے تھے۔۔۔ ٹھنڈ شدید تھی۔۔۔اور اسی ٹھنڈ میں میں سیاہ کوٹ پہنے اسی قبرستان میں آر کا تھا۔۔۔

ان پانچ سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں گیا تھا کے میں اسکی قبر پر نہ آیا ہوں ۔۔۔آج بھی اسکی یاد مجھے یہیں اسکے پاس کھینچ لائی تھی۔۔۔اماں کے ساتھ میں یہیں ترکی شفٹ ہو چکا تھا۔۔۔حبہ کی شادی بھی میں کروادی تھی مگر اپنی شادی یہ ناممکن تھا۔۔۔اسی کے چلتے

حبہ نے اپنی نند میرے پیچھے لگا رکھی تھی۔۔۔جس سے میں ایسے ہی بھاگتا تھا جیسے چوہا بلی سے۔۔۔عجب بلا لڑکی تھی پیچھے ہی پڑ گئی۔۔۔

سر جھٹک کر میں نے گہری سانس لی اور جیاء کی قبر کے پاس آر کا۔۔۔قبر کے مکتے پر جہاں

آراء نہیں جیاء لکھا تھا۔۔۔یہ میں نے لکھوایا تھا۔۔۔اسے یہ نام نہیں پسند تھا تو مجھے کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔

پنجوں کے بل میں اسکے سرہانے والی طرف بیٹھا۔۔۔

"ہر روز خواب میں آکر تو بہت باتیں کرتی ہو مگر جب میں آتا ہوں تو کچھ نہیں بولتی ۔۔۔"

اداسی سے مسکراتے میں نے قبر کی مٹی مٹھی میں دبائی۔۔۔جیسے جیاء کا لمس محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"تم بہت بری ہو جیاء میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا"۔۔۔ہر بار کی دہرائی بات آج بھی دہرا رہا تھا۔۔۔

جینز کی جیب میں رکھا فون تھرتھرایا تو میں نے نکال کے سامنے کیا۔۔حبہ کی کال آرہی تھی۔۔۔

"لو تمہاری بہن کی کال آگئی ہے۔۔۔تھوڑی پاگل ہے مگر تم جتنی نہیں"میں نے کال کاٹ کر میسج کر دیا کے میں جلدی آجاوں گا۔۔۔۔۔موبائل واپس جینز کی جیب میں رکھا

۔۔۔جیاء کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"تمہاری بانجھی ایک سال کی ہو گئی ہے آج۔۔اس کی برتھ ڈے پارٹی ہے اسی لیے مجھے بلا رہی۔۔۔

جانا پڑے گا ورنہ وہ دونوں میری جان نکال لیں گیں۔۔۔ویسے تمہیں بتایا ہے نا کے اسکا نام بھی جیاء ہے۔۔۔وہ تمہاری طرح ہے"۔۔۔

میں نے مسکرا کر شرارت سے کہا تو ایسا لگا کے جیسے جیاء مسکرائی تھی۔۔۔

اسے الوداع کہتے میں قبرستان سے نکل آیا تھا۔۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں حبہ کے سسرال میں تھا۔۔۔

وہاں برتھ ڈے بڑی سادگی سے منائی جا رہی تھی۔۔۔حبہ اب خوش رہنے لگی تھی اسکا سسرال بہت اچھا تھا۔۔۔میں بس تھوڑی ہی دیر وہاں رکا تھا کیوں کے وہ لڑکی سونیا بھی وہاں موجود تھی ۔۔(اس سے پہلے وہ آج پھر مجھ تک آتی میں وہاں سے نکل آیا)۔۔۔

وہاں سے سیدھا میں اپنے ہوٹل آیا تھا۔۔۔یہ ہوٹل اور اس جیسے کہیں ہوٹلز میں خود چلاتا تھا ۔۔۔سارا دن وہاں گزارنے کے بعد جب میں گھر آیا تو حبہ اپنی بیٹی کے ساتھ وہیں آئی تھی ۔۔۔چھوٹی جیاء کو دیکھ کر ہی میری ساری تھکن اتر گئی تھی۔۔۔

"ارے ماشاءاللہ میری گڑیا آئی ہے"۔۔۔حبہ سے سلام کر کے میں جیاء کو اٹھالیا تھا ۔۔۔جیاء بھی مجھے بہت پسند کرتی تھی میرے پاس آتے ہی وہ کھنکھلا کے ہنسا کرتی تھی ۔۔۔

"بچے اتنے اچھے لگتے ہیں تمہیں شادی کیوں نہیں کرتے ؟؟اماں آپ اسکی زبردستی شادی کرواہیں"۔۔حبہ نے ایک بار پھر میری شادی کا موضوع چھیڑ دیا تھا اسکی زندگی کا واحد مسلۂ اب میری شادی تھا جو حل ہونے سے رہا تھا ۔۔۔

میں نے آنکھیں کوفت سے گھماتے جیاء کو دیکھا۔۔۔وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے میرا چشمہ اتارنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

"میں تو کہہ کہہ کے تھک گئی مگر یہ مانتا نہیں۔۔۔تم ہی کرو کچھ میرے بس کی نہیں اس لڑکے سے بحث کرنا"۔۔۔اماں نے ہار مارتے پلو جھاڑ لیا حبہ سر پیٹ کے رہ گئی۔۔۔پہلے جیاء اور اب میں کوئی اس کی بات سنتا ہی کب تھا۔۔۔

"آپ دیکھ لینا اماں اسکی شادی میں کروا کر ہی دم لوں گی"۔۔۔وہ میری دل جلانے والی مسکراہٹ دیکھ کر مزید تپ گئی تھی۔۔۔

"دم سے یاد آیا اب آئی ہیں تو دم والی بریانی بنا دیں۔۔بہت بھوک لگی ہے مجھے اور جیاء کو"

۔۔۔میں نے ڈھیٹ پنے سے کہتے شرارت سے جیاء کو دیکھا تو وہ بھی کھکھلا کے ہنسی۔۔۔

جیسے اسے میری بات پسند آئی تھی۔۔

حبہ مجھے گھورتی کچن میں چلی آئی مجھ سے مزید بحث کر کے وہ اپنا دماغ خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ڈنر پرسکون ماحول میں گیا تھا۔۔۔جیاء بمہ وقت میرے ساتھ رہی تھی۔۔۔

اماں کے کہنے پر وہ دونوں آج یہیں رک گئیں تھیں۔۔۔جیاء کو سلا کے میں حبہ کو دے کر

اپنے کمرے میں آیا تو ہمیشہ کی طرح ایک اداسی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔۔

جیاء کے بغیر ہر چیز ادھوری تھی یہ کمرا بھی۔۔میں نے ایک گہری سانس لی اسٹڈی میز

تک آیا چشمہ اتار کے میز پر رکھا کرسی کھینچ کر بیٹھا اور نیچے کا دراز کھول کر جیاء کا دیا خط

معمول کے مطابق پھر سے نکالا۔۔۔میں اسکا خط ہر روز رات کو سونے سے پہلے لازمی

پڑھتا تھا۔۔۔یہ آخری چیز تھی۔۔۔جسے میں کبھی نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔

میں نے خط کھول کے میز پر رکھا تو یوں محسوس ہوا جیسے جیا اب بھی وہیں تھی۔۔۔

اس سے پہلے میں وہ پڑھتا مجھے یاد آیا کے اماں کو دوا بھی دینی ہے۔۔خط کو یوں ہی کھلا

چھوڑ کر میں کمرے سے باہر نکل آیا۔۔خط اپنے خوبصورت پیغام کے ساتھ کھلا رہ گیا

"کیا آپ جاننا چاہتے ہیں اس خط میں کیا لکھا ہے۔۔۔

چلیں جیاء کی زبانی آپ کو سناتے ہیں۔۔۔

"میرے پیارے بے وقوف بلال!!"۔۔۔

(جی اسنے خط کے شروعات میں یہی لکھا تھا وہ جیاء تھی وہ اسے ویسے ہی پکار سکتی تھی)۔۔

"میں جب چلی جاوں گی تب تمہیں یہ خط ملے مگا حق ہاہ میری سادگی تو دیکھو۔۔آئی فون کے دور میں خط لکھ رہی ہوں"۔۔ساتھ ایک معصوم سا چہرا بنا تھا۔۔

خیر میں بس یہی کہنا چاہتی ہوں کے میرے جانے کے بعد زیادہ مت رونا ورنہ خواب میں نہیں آوں گی۔۔(جیاء اور دھمکی نہ دے ایسا کیسے ہو سکتا تھا)

میں جہاں آراء روشن جس نے جو چاہا وہ مل گیا(سوائے اچھے نام کے) ساتھ ایک رونے والا چہرا۔

خیر اسکے بعد زندگی بھی کم ملی۔۔۔ مگر میں خوش ہوں کے مجھے زندگی ملی تو ہے۔۔۔ میں نے دنیا دیکھی تو ہے۔۔۔ یہ دنیا بہت اچھی ہے۔۔۔ میں نے اسکا ہر رنگ دیکھا ہے۔۔اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کے میں مرنے سے پہلے تم سے مل سکی۔۔ تم اپنی طرح کے واحد آدمی ہو بلال جس سے مجھے اریٹیشن بھی تھی اور پیار بھی تھا ۔۔۔

آنکھیں پھاڑ کے مت دیکھو سچ کہا میں نے۔۔۔پیار تو مجھے بھی ہو گیا تم سے۔۔۔ مگر میں تمہارے ساتھ رہ نہیں سکتی میں جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیے۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔ ہر مصیبت سے لڑنے والی جیاء موت سے ہار چکی ہے۔۔

اور میں تمہیں بتاوں کے زندگی کی سب سے بڑی ہار موت ہی ہے۔۔۔

ہو سکے تو مجھے یاد رکھنا فقط تمہاری جیاء"۔۔۔

پہلی بار اسکا خط پڑھ کر وہ بہت رویا تھا اور آج وہ ہنسا بھی کرتا تھا اور پھر روتا بھی تھا۔۔"وہ چلی گئی تھی مگر اسکی "آس" آج بھی اسکے دل میں زندہ تھی۔۔۔بس اسی آس کے سہارے وہ زندہ تھا۔۔۔ صرف اسکا بن کے رہنے کے ایک بے وقوف سالڑ کا بلال !!!"۔۔۔

ناول کیسا لگا ضرور بتائیں، اپنی فیورٹ لائن بھی لکھیں۔ میں جلد حاضر ہوں ایک نئے ناول کے ساتھ ❤️

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959